یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ سعہ
روسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ سعہ
" ششماہی ۔۔۔ ۱۰/غیر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۳۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تجدید شہرت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے

امرتسر مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۲۵ جون ۱۹۱۵ء عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کی تکذیب ۔۔۔۔۔۔ ۱
قادیانی مشن (پیغام صلح کی غلط فہمی) ۔۔۔۔۔۔ ۳
نامہ نگاروں کو اطلاع ۔۔۔۔۔۔ ۴
تنقید بخاری اور الہام باری ۔۔۔۔۔۔ ۴
نمازی اور بے نمازی ۔۔۔۔۔۔ ۵
پیتل بشکل سونا ۔۔۔۔۔۔ ۷
کیا موجودہ بائبل الہامی ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۸
استفتاءات ۔۔۔۔۔۔ ۹
درگاہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیر کانفرنس کا وعظ ۔۔۔۔۔۔ ۱۰
درخت بھی ذی حس ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۱۱
فتاویٰ ۔۔۔۔۔۔ ۱۲
متفرقات ۔۔۔۔۔۔ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔۔۔۔۔۔ ۱۴
اشتہارات ۔۔۔۔۔۔ (۱۵) ۱۶

جبلپور کا مباحثہ

اور

مُسافر کی کذب بیانی[1]

مذاہب میں گو بہت سا اختلاف ہے ایک مغرب کو جاتا ہے تو دوسرا مشرق کو۔ ایک کسی کام کو عبادت جان کر اُس پر نجات کی امید رکھتا ہے تو دوسرا اُسی کو باعث عذاب جانتا ہے۔ مگر باوجود اس کے جس بات پر سب مذاہب متفق ہوں وہ تو کیا ہی پاک صاف ہوگی۔ آؤ ہم وہ بات تبلادیں جس پر تمام مذاہب متفق ہیں جس کی سب برابر یکساں ہدایت کرتے ہیں وہ کیا ہے "راست بازی" یا "راست گوئی" راست گوئی یعنے سچ بولنا مذہب کی روح ہے۔ ہم حیران ہیں جو لوگ مذہب کی حمایت میں جھوٹ بولتے ہیں اُن کو اُس مذہب کے ماننے سے شرم نہیں آتی یا اُن کے اندر سے آواز نہیں آتی کہ جھوٹ بول کر مذہب کو کیوں بدنام کرتے ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ تم لامذہب بنجاؤ۔ کوئی ہماری رائے کا مخالف ہو یا موافق ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ جو شخص مذہب کا پابند یا مذہب کا ماہر (پیشوا) کہلا کر حق گوئی اختیار نہیں کرتا اُس کو مذہب کے ماننے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ وہ مذہب کو بدنام کرتا ہے اور درحقیقت وہ اُس مذہب کا منکر ہے۔ ہم نے تو مذہب کی بڑی بات یہی سیکھی ہے کہ سچ بولو اور سچ ہی بلواؤ۔ اس لئے ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم کسی شخص کو مذہب کے رنگ میں جھوٹ بولتے ہوئے دیکھتے یا سنتے ہیں۔ ہمیں کچھ مطلب نہیں کوئی کیسا ہے اور کیا کرتا ہے ہمارا اپنا خیال تو یہی ہے چاہے کوئی اس کا مخالف ہو۔

[1] افسوس اس کذب بیانی میں دوسرے آریہ اخبار بھی اپنی اخلاقی کمزوری سے شریک ہوگئے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلے
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

افسوس ہے ہمارے بہت سے ملکی بھائی خصوصاً مسافر آگرہ کے ایڈیٹر ہم سے اس بارے میں علمی رنگ میں مختلف ہیں اس لئے ان کا وہی دستور ہے جو پنجاب میں ایک قصہ مشہور ہے۔

پنجاب میں سکھوں کے زمانہ کی بے قانونی تو مشہور ہے۔ جب کبھی کوئی رئیس سردار کسی دوکاندار پر خفا ہوتا حویلی میں بُلا کر پٹوا دیتا جس کی داد ہوتی نہ فریاد۔ ایک بنیا بڑا ہوشیار تھا اُس کو سردار صاحب نے بلوایا۔ بنیا سمجھ گیا کہ آج خیر نہیں ایسا نہو کہ "بکے نقصان مایہ دگر شماتت ہمسایہ" ہوشیار بنیا حویلی میں جاتے ہوئے باریک ململ کا ایک تھان چھپا کر ساتھ لیگیا۔ اندر سے پٹ کر باہر آتے ہوئے ململ کا تھان سر پر رکھا ہوا باہر نکلا۔ لوگ پوچھتے کہئے مہاراج سردار صاحب نے کیا فرمایا جواب دیتا کہ یہ تھان بخشش دی ہے۔

یہی حال ہمنے سماجی مناظروں کا عموماً اور مہاشہ مسافر کا خصوصاً ہمیشہ دیکھا۔ اب تو خیر چھپٹ بھیوں کا راج ہے بڑے میاں (پنڈت بھوجدت) سے ہم ایسا ہی دیکھتے چلے آئے ہیں اور ان لڑکوں کو بھی غالباً اُنہی کی تعلیم کا اثر ہے۔ جہاں کہیں مباحثہ میں سخت ذلیل اور لاجواب ہوئے مہاشہ جی نے اخبار میں خوب ڈینگ ماری اور وہ وہ قافیہ بندیاں کیں کہ الامان والحفیظ۔ سچ تو یہ ہے اور ہم اس امر میں قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس فن میں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

جھوٹ کے بھی کئی مراتب ہیں۔ بعض جھوٹ آٹے میں نمک کی طرح ہوتے ہیں اُن کا تو ہضم ہونا ممکن بھی ہے گو وہ بھی قبیح ہوتا ہے لیکن قابل ہضم۔ دوسرا جھوٹ وہ ہوتا ہے جو آٹے جتنا وزن رکھتا ہے۔ ایسا جھوٹ ناقابل ہضم ہوتا ہے۔

مسافر کی کذب بیانی قسم اول سے نہیں بلکہ قسم ثانی سے ہے۔

جبل پور کے مباحثہ میں جو نوجوان پیش ہوا اسکی بابت مسافر عربی دانی کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اسی دھوکہ میں آریہ سماج جبل پور نے ایک ہندی اشتہار کے ذریعہ نوٹس دیا تھا کہ یہ صاحب قرآن اور وید کے مقابلہ کی تقریر عربی زبان میں کریں گے۔ اہل علم مشتاق تھے کہ ہم بھی سُنینگے۔ مگر افسوس اُن کا لیکچر نہ ہوا۔ ہاں ہم نے جوان صاحب کی عربی دانی سُنی وہ یہ تھی کہ جو عربی لفظ قرآن کا ہو یا حدیث یہاں تک کہ درود بھی ان کے منہ سے نکلتا تھا وہ بقاعدہ تناسخ عربی شکل سے بدل کر ترکی سی صورت اور صوت میں ظاہر ہوتا جس لفظ کو چبا چبا کر منہ سے نکالتے اسکا ہی وہ بگڑ جاتا۔ علما۔ طلبا۔ بلکہ کل اہل اسلام اُن کی اس حرکت پر ہنستے اور وہ اپنی عربی دانی کا فخر کرتے۔

ہمارے ناظرین سُنینگے ہم اُس روز بہت خوش ہو گئے جب آریہ مناظر واقعی عربی جان کر میدان مناظرہ میں آوینگے کیونکہ اس صورت میں بہت سی غلط فہمیوں سے اُن کو نجات ملجائیگی جو موجودہ صورت میں نہیں ملتی۔ ان عربی دان پنڈت جی کی عربی دانی کا نمونہ ناظرین کو سُناتے ہیں:۔

ذکر تھا کہ قرآن مجید نے کہا ہے سورج پانی میں ڈوبتا ہے۔ اس سوال کو بڑی نمک مرچ سے بتایا گیا ہے۔ جب اس کا جواب دیا گیا کہ قرآن مجید میں یہ ذکر نہیں کہ سورج پانی میں ڈوبتا ہے بلکہ یہ ہے کہ ذوالقرنین نے سمندر کے کنارے پر سورج کو ڈوبتے سمجھا کیونکہ لفظ وَجَدَ آیا ہے جو افعال قلوب سے ہے اس پر عربی کے فاضل نامدار پنڈت نے سوال کیا کہ سمجھ کے لئے فہم کا لفظ ہے وَجَدَ کا لفظ نہیں ہے کون جانے کہ فہم کیا ہے اور وجد کیا ہے۔ یہ سب تو اُس صورت میں ہے کہ ان باتوں کے سمجھنے کے لئے فہم بھی ہو کسی عربی کتاب کا حوالہ دیجئے۔ جواب دیا گیا کہ نحو کی ایک چھوٹی سی کتاب (نحو میر) میں افعال قلوب کو یوں جمع کیا گیا ہے ؎

خِلْتُ بانشد اعلمتُ پس حَسِبتُ یا زَعَمتُ
پس ظَنَنْتُ ما رَأَیتُ پس وَجَدْتُ بیخطا

اس بیت میں افعال قلوب جمع کئے گئے ہیں ان میں وَجَدْتُ بھی ہے جس کا مصدر وجدان ہے پھر اس کی مثالیں بتلائیں۔ پھر تو فاضل گرامی کی وہ حالت ہوئی کہ کاٹو تو لہو نہیں۔ مسافر کے سماج میں ایسے عربی دانوں کی کمی نہیں رہتی کوئی نہ کوئی موجود رہتا ہے۔ ایک زمانہ دفتر مسافر میں ایک ایسا عربی دان موجود تھا جس کی بابت مسافر نے دعوےٰ اُڑایا تھا کہ آپ بغداد کے عربی کالج میں دس سال پروفیسر رہ چکے ہیں اُنہوں نے بھی اپنی عربی کے گھمنڈ کا یہ ثبوت دیتے ہوئے سب علما کو ڈانٹا کہ تم لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ قرآن کا لفظ مفرد ہے یا مرکب۔ سنو! وزن تو فعلان ہے مگر معنے اس کے ہیں "پڑھ آپ" کیا کہنے ہیں۔ خیریت رہی کہ ایسے عربی دان کو پنڈت بھوجدت جی مالک اخبار مسافر نے بوجوہات چند در چند (جن کو ناقابل اظہار جان کر ظاہر نہیں کیا گیا) دفتر مسافر سے الگ کر دیا۔ ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے "اندھوں میں کانا راجہ"

علماء کرام ایسے مناظروں کو مد مقابل بنانا اپنی ہتک جانتے تھے مگر مجبور تھے کیونکہ مباحثہ اسلام اور آریہ سماج کا تھا۔ آریہ سماج کو اختیار تھا جسکو چاہے اپنا وکیل بنائے ہمارا اس میں کیا عذر اسلئے علماء کرام خاموش رہے ورنہ آریہ مناظروں کی علمی غلطیاں ہرگز اس قابل نہ تھیں کہ ان کو عزت کے ساتھ مناظر قرار دیا جاتا۔

مسلمانوں کو معلوم تھا کہ مسافر اور دیگر آریہ سماجی اخبارات بعد مباحثہ غلط سلط باتیں پھیلا کر پبلک کو مغالطہ دیا کرتے ہیں۔ اس لئے اُنہوں نے زور دیا کہ مباحثہ کی تقریریں تحریر ہو کر بہ تحدید یقین مصدقہ ہوتی جاویں چنانچہ مسافر مسلمانوں کی اس خواہش کو خود لکھتا ہے مگر نہایت ہی معقول پیرایہ میں اس کا جواب دیتا ہے کہ

اس نامعقول تجویز کے جواب میں آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا کہ اگر تحریری مباحثہ کرنا تھا تو مناظرین یہ کام اپنے اپنے گھر بیٹھے بھی کر سکتے تھے پھر یہاں آنے اور ہزاروں آدمیوں کو شریک مباحثہ ہونے کی دعوت دینے ف۱

ف۱ آریہ اخبار پرکاش اور آریہ گزٹ وغیرہ اس نامعقولیت کو غور سے دیکھیں (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

سے کیا مطلب۔ غرضکہ مسلمانوں کی یہ تجویز باوجود ان کے سخت اصرار کے بھی گر گئی۔

(مسافر ۲ جون صفحہ)

اب سوال یہ ہے کہ مسلمان تحریر پر کیوں زور دیتے تھے اور آریہ کیوں انکاری تھے۔ مسلمان جانتے تھے کہ آخر یہ مباحثہ تحریر میں جائیگا جس کو آریہ سماجی اپنی عادت کے مطابق حسب دلخواہ بنا کر چھپوا دینگے جس سے غیر حاضرین کو دھوکہ لگے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسافر نے رپورٹ مباحثہ شائع کی بلکہ اخیر میں یہ بھی لکھا کہ۔

جبل پور کا عظیم الشان مباحثہ مناظرین کی پوری تقریروں کے ساتھ زیر طبع ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر تحریر کی تجویز نا معقول تھی تو اب جو طبع ہو کر شائع ہوگا وہ معقول ہوگا یا نا معقول۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مجلس مناظرہ میں تو صرف تقریر پر زور دیا جائے اور تحریر سے انکار ہو۔ مگر گھر میں جا کر وہی تقریر حسب منشا تحریر کی صورت بنا کر حسب دلخواہ چھاپ کر شتہر کیجائے اور اس کا نام اپنی فتح رکھا جاوے "تفو اے چرخ گردوں تفو"۔ مہاشہ جی! دیانت کا مقتضا تو یہ تھا کہ جب مباحثہ کو صرف تقریر رکھا گیا تھا تو اس کو تحریر کی صورت میں شائع نہ کرتے نہ اخبار میں نہ رسالہ میں۔ اگر شائع کرنا تھا تو مسلمانوں کی تجویز کو مانتے تاکہ فریقین کی تحریریں مصدقہ شائع ہوتیں جن میں کسی فریق کو دوسرے پر الزام لگانے کا موقع نہ ہوتا۔ جیسا کہ دیوریہ اور نگینہ میں ہوا تھا۔ لیکن یہ تو وہ کرتا جو دیانتدار ہوتا اور ملک میں غلط بیانی شائع کرنے سے پرہیز کرنے کا عادی ہوتا۔ جن لوگوں کی عادت یہی ہو کہ اندر کچھ باہر کچھ وہ جو کچھ کریں ان سے تعجب نہیں۔

ناظرین! کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مسلمان اس نیت سے مصدقہ تحریر پر زور دیتے رہے کہ فریقین کے اصلی الفاظ محفوظ رہکر غیر حاضرین تک اپنی اصلی شکل و صورت میں پہنچیں تاکہ وہ مباحثہ کی نسبت صحیح رائے قائم کر سکیں آریہ اس سے انکار کرتے رہے مگر نہ اس لئے کہ تقریر کو کافی جانتے ہیں کیونکہ کافی جانتے تو اخبار میں فریقین کی بھی جھوٹی تقریریں کیوں لکھتے اور رسالہ شائع کرنے کا اعلان کیوں کرتے۔ بلکہ اس لئے تحریر سے انکار کرتے رہے کہ ہمارے اصلی الفاظ پبلک میں نہ جاویں تاکہ ہماری پردہ پوشی رہے۔

مسلمان اگر اپنے اندر کمزوری محسوس کرتے تو وہ تحریر پر زور کیوں دیتے۔ تحریر پر زور دینے سے مسلمانوں کی دیانت اور صداقت دونوں کا ثبوت ملتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ مہاشہ جی جو الفاظ شائع کر رہے ہیں یا جو کرینگے ان کے پاس کیا ثبوت ہوگا کہ میدان مباحثہ میں فریقین نے یہی کہے تھے اور ان میں سماج کی طرف سے کسی قسم کی ملاوٹ نہیں کی گئی۔ مہاشہ جی! اگر کچھ ثبوت رکھتے ہو تو پیش کرنا۔ یہی معنے ہیں ؎

آنچہ دانا کند۔ کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

(باقی باقی)

قادیانی مشن

(پیغام صلح کی غلط فہمی)

۲۸ مئی کے اہلحدیث میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جس میں مذکور تھا کہ مرزائی باوجود فرار کے دوسروں پر فرار کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ مرزائی سنت ہے کیونکہ جن دنوں پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی بمقابلہ مرزا صاحب لاہور آئے تھے تو باوجودیکہ وہ لاہور میں موجود تھے تاہم مرزا صاحب اور مرزائیوں کی طرف سے لاہور کے بازار علاوہ اشتہار چھپیاں تھے پیر مہر علی شاہ صاحب فرار۔ لاہوری پارٹی کا اخبار پیغام صلح لکھتا ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ پیر مہر علی شاہ نے مرزا صاحب کو اپنے آنے کی اطلاع نہ دی تھی اس لئے مرزا صاحب نہ آئے تھے۔ چنانچہ پیغام صلح کے اصلی الفاظ یہ ہیں:۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ السلام پر ایک ایسا حملہ بیجا کیا گیا ہے جو مولوی ثناء اللہ جیسے منصف مزاج انسان کے ہرگز شایان شان نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پیر مہر علیشاہ کے درمیان مقابلہ و مناظرہ کی جو صورت پیش آئی تھی اور جن واقعات کو مد نظر رکھکر آں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا تھا وہ ایک حق بین انسان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں حضرت مسیح موعود کا پیر مہر علیشاہ کو مقابلہ کی دعوت دینا اور لاہور میں بالمقابل تفسیر لکھنے کی تجویز کرنا اسپر پیر مہر علی شاہ کا منظوری چیلنج و تاریخ مقابلہ کی اطلاع دئے بغیر چپ چاپ لاہور چلے آنا اور آں حضور کو اس کا علم نہ ہونے کے باوجود ان کے میدان مقابلہ میں نہ آنے کا اعلان کرنا اور خوشیاں منانا ایک بیجا حرکت تھی جو اہل انصاف کی نظروں میں صاف طور پر مہر علی شاہ کی بے سود ٹال مٹول اور حضرت مسیح موعود کی فتح نمایاں پر دال تھی۔ پھر ان اظہر من الشمس واقعات کی روشنی میں مولوی ثناء اللہ جیسے منصف مزاج انسان کا جو اپنے حریف کی خوبیوں اور حق بجانب کارروائیوں کو علانیہ اعتراف کے دعویدار ہیں یہ کہنا کہ قادیانی پارٹی نے باوجود فرار کرنے کے ہماری نسبت فرار لکھا جس سے ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ یہ سہام اس جماعت میں سنت مرزا علیہ السلام ہے۔ اور اس کی تائید میں پیر مہر علی شاہ کے واقعہ کو پیش کرنا حق و صداقت کی آنکھوں میں دانستہ خاک جھونکنا ہے۔ (۲۰ مئی)

اہلحدیث: میں خود اس موقع پر موجود بلکہ شریک حال تھا۔ اس لئے جو کچھ مجھے معلوم ہے اڈیٹر صاحب پیغام صلح کو نہ ہوگا۔ تاہم میں اپنی معلومات کو پیش نہیں کرتا بلکہ مرزا صاحب ہی کی ایک مطبوعہ تحریر

AsliAhleSunnet.com

پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب اپنے لاہور نہ پہنچنے کی وجہ کیا بتلاتے ہیں غور سے سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں:-

میں بہرحال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سُنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص (مرزا) واجب القتل ہے۔ تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کسطرح مناسب ہے۔ (اشتہار ۲۸ - اگست سنہ ۱۹۰۰ء صلہ)

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے اپنی عدم حاضری کا جو عذر بیان کیا ہے اُس میں پیغام صلح کے دعوے کا ایک لفظ بھی نہیں کہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے مجھے اطلاع نہیں دی۔ بلکہ صاف صاف وجہ لکھی ہے کہ مجھے جان کا خوف تھا۔ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے پاس اپنے دعوے کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کریں ہمارے غلط بیان کو واپس لینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

نامہ نگاروں کو اطلاع

مضامین غیر درج کرنے سے ایک حد تک ہماری غرض یہ ہے کہ اہل علم میں تحریر کا ملکہ پیدا ہو اسی لئے مذاکرات علمیہ جاری کئے جاتے ہیں مگر بعض مضامین اس قسم کے آتے ہیں کہ ان میں ہم کو کئی قسم کی تکلیفات ہوتی ہیں یہاں تک کہ بعض موقع پر ہم اُن تکلیفات کو نہ برداشت کر سکنے کے باعث مغلوب بھی ہو جاتے ہیں نہ اُن کا املا ٹھیک نہ انشا صحیح۔ نہ ربط صحیح نہ ضبط علاوہ اس کے پریس ایکٹ قانون مطابع کے بھی خلاف۔ اس لئے یہ عام نوٹس دیا جاتا ہے کہ نامہ نگاران مضامین لکھنے پر پوری محنت کیا کریں طلبائے مدارس اپنے استاد کو دکھا کر دستخطی تصدیق سے بھیجا کریں۔

بہت سے مضامین ایسے آتے ہیں کہ اُن کے شائع ہونے سے اُن مدارس کی اور اُن مدارس کے استادوں کی بھی بدنامی متصور ہے اس شرط سے کچھ تو احتیاط ہوگی۔

اس کے بعد ہم جو ہمارا فرض ہے خود کرینگے

تنقید بخاری اور الہام باری

شیعوں کی طرف سے ایک رسالہ صحیح بخاری کی تردید میں نکلا تھا جس کا نام ہے تنقید بخاری۔ رسالہ کیا ہے اچھا خاصہ مصنف کی قابلیت کا نمونہ ہے جس کو یہ بھی خبر نہیں کہ میرا اور میری کتاب کا موضوع کیا ہے مجھے ایسے مصنفوں پر رحم آیا کرتا ہے جو یہ بھی نہیں جانتے یا ملحوظ نہیں رکھتے کہ ہمیں کیا لکھنا ہے اور ہم کیا لکھ رہے ہیں۔ بلکہ منتشر و مطلق کی طرح بحکم فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ادہر اُدہر خوب پھر جاتے ہیں۔ تنقید بخاری عرصہ تک لاجواب رہی مگر جب دیکھا کہ شیعوں کو اپر بڑا ناز ہے تو ایک اہلحدیث عالم نے کچھ تھوڑا سا وقت لگا کر نہایت متانت سے اُس کا مختصر جواب دیدیا۔ جو اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے شائع ہو گیا جس کا نام ہے "الہام باری" جس کسی صاحب نے یہ جواب نہ دیکھا ہو محصولڈاک ایک آنہ بھیجکر دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی سے منگالیں

خیر یہ تو ہوا اصل واقع شیعہ کے رسالہ اصلاح کو اسپر بھی ناز ہے کہ ہماری کتاب تنقید اس پایہ کی ثابت ہوئی کہ اہلحدیث کانفرنس کو اُس کے جواب لکھوانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ جواب اگر نہ دیا جاتا تو اعتقادات اہل سنت خراب ہو جاتے۔ حالانکہ یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ کیا شیطان کے وسواس سے بچنے کے لئے خدا نے قرآن میں اعمال نہیں بتلائے کیا شیطان اور فرعون کا قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا۔ تو کیا اس سے ان دونوں کی عزت ثابت ہوئی۔ کیا شیعوں کی مجلس میں یزید کا ذکر نہیں کیا جاتا تو کیا اس سے یزید کی اہمیت اور قدر ثابت ہوتی ہے۔ کیا سمجھ ہے۔

پھر ایک اور الزام دیا ہے کہ ہمارے تنقید کے صفحہ ۹۶ ہیں اور الہام باری کل ۴۰ صفحات پر ختم۔ بھلا یہ کیا عیب کی بات ہے۔ یہ تو خوبی کی بات ہے کہ کلام طویل جو پُر از لغو و حشو ہو اُس کا جواب نہایت اختصار سے دیدیا جائے۔ میری تصنیفات کو دیکھئے اہل قرآن کا رسالہ برہان القرآن قریباً ۲۰۰ صفحات کا ہے جس میں قرآنی نماز کا ذکر ہے۔ میرا جواب دلیل الفرقان شائد ۴۰ صفحات کا ہوگا۔ پہلے زمانہ میں تو عقلا کہا کرتے تھے خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ (جو کلام مختصر ہو اور اپنا مدعا پورا ادا کرے وہ بہت اچھا ہوتا ہے) آج ایڈیٹر اصلاح کے دفتر میں یہہ قانون تبدیل ہو گیا۔ لیکن غور کیا جائے تو شیعہ اپنے مدعا میں پختہ ہیں۔ بات شروع ہوگی خلافت کی لے بیٹھینگے فضائل اہل بیت۔ اُس میں بھی پھر اتنا غلو کرینگے کہ الامان والحفیظ۔ یہاں تک کہ سننے والا یا تو مجلس سے اُٹھ جائیگا یا کانوں میں روئی رکھ لیگا ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ایڈیٹر اصلاح یا بالفاظ مصنف تنقید کی قابلیت کا نمونہ دکھاتے ہیں:-

امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض دفعہ سوال سے زائد جواب دینا بھی جائز ہے۔ اس باب سے مطلب امام محدث کا یہ ہے کہ حسب موقع ایسا کرنا جائز ہے یہ نہیں کہ ہمیشہ واجب ہے اس دعوے پر دلیل وہ حدیث لائے ہیں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کو سوال سے چند زائد باتیں بھی بتلائی تھیں۔ خیر

اڈیٹر صاحب نہایت تہی بیا کی اور دریدہ دہنی سے ایسے جلیل الشان امام پر ہتک آمیز لہجے میں اعتراض کرتے ہیں:-

اگر بخاری کو ایسا ہی شوق تھا اس باب کا تو کاش وہ قرآن کی آیت مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى کو سوال میں لکھتے اور جواب میں

AsliAhleSunnet.com

تالی بھی عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْھَا مَآرِبُ اُخْریٰ کو پیش کر سکتے تھے (اصلاح بابت جمادی الاول ...)

اس اعتراض سے پایا جاتا ہے کہ معترض نے امام بخاری پر جتنے سوال کئے ہونگے سب کے سب ناواقفی پر مبنی ہونگے۔ اس کو خبر ہی نہیں کہ امام کی حیثیت کیا ہے اور اس کا دعوے کیا۔ سنئے امام بخاری نے حدیث کی کتاب لکھی ہے اُن کا التزام ہے کہ مسائل احادیث سے تبلادیں یہ نہیں کہ صحیح بخاری کوئی مذہبی مسائل کا فتاوے ہے کہ مقدم آیت کو لکھا جائے۔ کان کھول کر سنئے صحیح بخاری مسائل دینیہ کا فتاوے نہیں بلکہ خاص مسائل حدیثیہ کی مستند فقہ ہے۔ ہمارے اس دعوے پر تم جو معترض کروگے ہم جانتے ہیں مگر پہلے ہمارا دعوے سمجھ لینا پھر بولنا۔

یہ تو امام بخاری پر اعتراض کیا۔ مصنف الہام باری پر اعتراض کرتے ہیں:۔

باوصفیکہ بخاری کی یہ حدیث اہلحدیث کے سامنے موجود ہے مگر جواب تنقید بخاری میں خلاف سنت یہ کہا گیا کہ ۹۶ مبنیہ کا جواب ۴۰ صفحہ میں دیا گیا جو نصف سے بھی نہیں ہے تو کیا یہ لوگ اہل سنت کہلا سکتے ہیں یا اہل بدعت جو اس بدعت کے موجد (ص۲۱)

ماشاء اللہ چشم بد دور کیا کہتے ہیں تو آپ کے نزدیک صحیح جواب کے لئے ضروری ہے کہ اس شعر کا مصداق ہو سہ

ملے تو حشر میں لیلوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

ناظرین! ہم نے جو اصلاح کو بہت عرصہ سے چھوڑ رکھا ہے تو اسی لئے کہ اس کے مضامین اور استدلال ماشاء اللہ بوڑھے مسافر آگرہ سے کم نہیں ہوتے جن کا مختصر مطلب یہی ہوتا ہے۔ سہ

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

نمازی اور بے نمازی

چونکہ اس زمانہ کے اکثر مسلمان ایسے ہیں جو نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتے اور اس کو ایک بے کار اور فضول چیز خیال کئے ہوئے ہیں۔ حتی کہ مسلمانوں کے ایک مشہور کالج کے طالب علم کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی ورزش ہے اور حیدرآباد کے ایک عہدہ دار کو یہ کہتے کہ نماز پڑھنا خلاف تہذیب ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ عام مسلمانوں کی آگاہی اور عمل کرنے کیلئے قرآن مجید اور حدیث شریف سے نماز پڑھنے کے فضائل اور نماز نہ پڑھنے کی برائیاں بیان کردیں اور علاوہ فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کے ہمکو ایڈیٹر صاحبان زمیندار۔ پیسہ اخبار۔ وطن۔ وکیل ہمدرد۔ البشیر۔ النذیر۔ النجم۔ علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ آگرہ اخبار وغیرہ سے قوی امید رکھنی چاہئے کہ وہ بھی اس مضمون کو اپنے اپنے اخباروں میں نقل کرکے عنداللہ ماجور و ماثوب ہونگے۔ لہ

بے نمازی (۱) قرآن مجید سورۂ مدثر میں ارشاد ہے

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ (بہشتی لوگ گنہگاروں سے قیامت کے دن پوچھیں گے) تم دوزخ میں کیوں پڑے وہ جواب دیں گے ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ دوزخ میں پڑے ہونگے اللھم احفظنا

(۲) قرآن مجید سورہ روم میں ہے۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سب رجوع ہو اس کی طرف اور اس سے ڈرتے رہو اور کھڑی رکھو نماز اور مشرکین سے مت ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ مشرک ہے اور شرک کے لئے قرآن مجید میں یہ وعیدیں ہیں۔

لہ ان میں بھی کوئی بے نماز ہوا تو کیسے کرے گا؟ (اہلحدیث)

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ بیشک اللہ تعالی شرک کو تو بخشے گا نہیں۔

(ب) اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (جو کوئی اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرے تو اللہ تعالے جنت کو اس پر حرام کرچکا۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں (یعنے مشرکوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا)

(۳) قرآن مجید سورۂ توبہ میں ہے:۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور ان کو پکڑ لو اور گھیر لو اور اُن کی تاک میں گھات کی جگہ بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز کو درستی سے پڑھنے لگیں اور زکوۃ دیا کریں تو اُن کو انکے حال پر چھوڑ دو بیشک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز بحکم حاکم واجب القتل ہے۔ اور امام ابن القیم نے کتاب الصلوۃ میں فرمایا ہے "وہ فتوے دیا ہے سفیان ثوری۔ ابوعمر۔ اوزاعی۔ عبداللہ بن مبارک۔ حماد بن زید۔ وکیع بن جراح۔ مالک بن انس۔ محمد بن ادریس شافعی۔ احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ان کے صحابیوں نے کہ تارک نماز قتل کیا جائے اور ابن شہاب زہری۔ سعید بن مسیب۔ عمر بن عبدالعزیز اور امام ابوحنیفہ اور داؤد بن علی اور مزنی فرماتے ہیں کہ تارک صلوۃ قید کیا جائے تا آنکہ مرجائے یا توبہ کرے"

(۴) سورۂ بقر میں سبحانہ و تعالی فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اللہ تعالے ایسا نہیں ہے کہ تمہاری نماز کو ضائع کردے۔

اللہ تعالے نے یہاں نماز کو ایمان کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نماز ایک ہی چیز ہیں۔ دو مختلف چیزیں نہیں۔ نیز یہ کہ نمازی ایماندار ہے اور بے نمازی کا ایمان نہیں۔

سہ از مولوی عبدالمجید صاحب مادھوی۔ ستہ عربی زبان کے قواعد اس نتیجہ کی تائید نہیں کرتے اور لوگوں نے بھی یہ نتیجہ نکالا ہے مگر میری سمجھ میں نہیں آیا علماء کرام توجہ کریں تو شاید فیصلہ ہو جائے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

(۵) سورۂ ذاریات میں ہے :-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے پیدا کئے ہیں کہ وہ میری بندگی کریں!

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ گویا اس کام کو بھولے بیٹھے ہیں جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور بوجہ جہالت کے یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم تو کھانے پینے آرام و آسائش سے رہنے اور عیش کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گزرتی ہے

اسی کا نام ہے چوری اور سینہ زوری۔ شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری
ایں ہمہ بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

(٦) سنن ابی داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ میں ہے

ان اول ما يحاسب الناس به يوم القيامة من اعمالهم الصلوة قال يقول ربنا عز وجل لملائكته وهو اعلم انظروا في صلوة عبدي اتمها ام نقصها فان كانت تامة كتبت له تامة وان كان انتقص منها شيئا قال انظروا هل لعبدي من تطوع فان كان له تطوع قال اتموا لعبدي فريضته من تطوعه ثم توخذ الاعمال على ذالكم۔ لوگوں کے اعمال میں سے قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اللہ تعالےٰ رب العزت فرشتوں کو (حکم) فرمائے گا۔ (گو اس کو پورا علم ہوگا) کہ دیکھو تو سہی آیا میرے بندہ کی نماز پوری ہے یا ناقص۔ پس اگر پوری ہوگی تو پوری لکھی جائیگی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوگی تو (اللہ سبحانہ و تعالےٰ) فرمائیگا دیکھو میرے بندہ کے پاس کچھ نماز نفل بھی ہے۔ اور اگر اس کے پاس نماز نفل ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ نفلی نماز سے فرض پوری کر دو۔ پھر اسی طرح دوسرے اعمال کا حساب ہوگا!

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز پوچھی جائیگی پس جو لوگ نماز نہیں پڑھتے اُن کی بسم اللہ ہی غلط ہوگی۔ اور وہ اس وقت کیا کرینگے اور کیا اُن کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور اقدس میں ندامت کے مارے پانی پانی ہونا پڑیگا۔ اور کیا اُن کو اُس وقت کف افسوس نہ ملنا ہوگا؟ مگر اُس وقت کے تاسف اور ندامت سے کچھ حاصل نہ ہوگا جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ زندگی کو غنیمت جانو اور اگر قیامت میں شرمندگی سے ڈرتے ہو تو فوراً نماز شروع کر دو۔

(۷) صحیح مسلم اور سنن نسائی میں ہے :-

بين العبد والكفر ترك الصلوة بندے اور کفر کے ملاپ کا ذریعہ نماز کا چھوڑ دینا ہے۔ یعنے اگر بندہ نے نماز ترک کر دی تو اُس کے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہی۔ اللهم احفظنا۔

(۸) مشکوٰۃ میں ہے :-

عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وابي بن خلف رواه احمد والدارمي والبيهقي في شعب الايمان

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا تو ارشاد ہوا کہ جو نماز کی محافظت کرتا ہے اُس کو قیامت کے دن نور دلیل اور مغفرت ملیگی اور جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا نہ اُس کو نور ملیگا نہ دلیل نہ نجات اور قیامت کے روز وہ (ملاعنہ) قارون۔ فرعون۔ ہامان اور (رئیس المنافقین) ابی ابن خلف کے ساتھ عذاب کیا جائیگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز کی حفاظت نہیں کرتا وہ قارون فرعون ہامان ابی بن خلف کے ساتھ قیامت میں عذاب کیا جائیگا۔ پس اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا۔

(۹) بخاری۔ مسلم۔ نسائی منتقی ابن جارود میں ہے

عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم بارزا يوما للناس فاتاه رجل فقال ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به وتقيم الصلوة وتؤدي الزكوة المفروضة وتصوم رمضان الخ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے (اتنے میں) آپ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضور اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا اسلام اس کا نام ہے کہ تو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھیرائے اور نماز قائم کرے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے الخ

اس سے معلوم ہوا کہ نماز اسلام کا ایک رکن رکین ہے پس جس نے نماز نہ پڑھی اُس نے اسلام کے بہت بڑے رکن کو ترک کیا اور اُس کا اسلام برائے نام ہے!

(۱۰) بخاری اور مسلم میں ہے :-

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اوّلاً اس امر کی گواہی دینی کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی اس لائق نہیں جس کی پرستش کیجائے اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ثانیاً نماز کا قائم کرنا۔ ثالثاً زکوٰۃ ادا کرنا رابعاً حج کرنا خامساً رمضان کے روزے رکھنے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک نماز بھی ہے۔ پس جو نماز نہیں پڑھتا

AsliAhleSunnet.com

اُس کے اسلام میں پانچویں حصہ کی کمی ہے اور جو نماز جیسی سہل چیز بجا نہیں لاتا جس میں نہ مال کا خرچ ہے اور نہ بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے اُس سے زکوٰۃ اور حج کیا ادا ہو سکے گی جس میں روپیہ کا صرف ہو اور ایسا شخص روزہ کیا رکھے گا جس میں دن بھر بھوکا پیاسا رہنا اور ترک شہوت کرنا ہوتا ہے یہ باتیں اس امر کی صاف دلیل ہیں کہ تارک صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے نہ حج نہ روزہ یعنی نماز چھوڑ دینے کی وجہ سے اُس سے اسلام کے ۵ ارکان میں سے ۴ ارکان فوت ہو گئے - لہذا خیال کرنے کی جگہ ہے کہ تارک صلوٰۃ کا ⅘ حصہ ایمان کا ضائع ہو گیا اور صرف ⅕ حصہ بچا یعنے صرف طوطے کی طرح کلمہ کا پڑھ لینا - مگر ایسا کلمہ کچھ کام نہ آئیگا کیونکہ اُس زبانی جمع و خرچ سے کیا ہوتا ہے ہاں اگر جو مُنہہ سے کہتا ہے (یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ) اُس کو عمل کر کے دکھاتا یعنی نماز پڑھتا روزہ رکھتا - زکوٰۃ دیتا حج کرتا تو کلمہ کا پڑھنا کام کا تھا ورنہ مُنہہ سے کہا اور اُس کے موافق عمل نہ کیا تو اُس کے کہنے کی تکذیب ہو گئی - الحاصل تارک صلوٰۃ نے اس طرح اسلام کی پانچوں جڑوں کو کاٹ کر پھینک دیا - اس لئے اے پیارے بھائیو نماز پڑھا کرو جس کے فضائل احاطۂ تحریر میں آنے ناممکن ہیں - مگر ہم آپ کے آگاہ کرنے کیلئے یہاں مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند درج کر دیتے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ فرمائے :

(باقی باقی)

چیتل لشکل سونا

جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مضمون مندرجہ ذیل مجھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ارسال خدمت کر کے عرض ہے کہ اسے پیارے اخبار اہلحدیث کے کسی کونے میں جگہ عنایت فرما کر ممنون فرماویں تاکہ کسی اور جگہ کے مسلمان بھائی اس مصنوعی صوفی کی منافقانہ صورت پر فریفتہ ہو کر اپنا مال و ایمان نہ کھو بیٹھیں - نیز عرض ہے کہ اگر ناظرین و سامعین اخبار اہلحدیث میں سے کوئی صاحب اس ٹھگ صوفی کو دیکھ پاویں یا کہیں اس قسم کے آدمی کا پتہ لگجاوے تو بذریعہ اخبار یا بذریعہ کارڈ مطلع فرما کر اجر دارین حاصل کریں -

(مسلمانوں کا خیر خواہ :- کریم بخش مدرس اول مدرسہ مکھو تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور خریدار ۱۳۰۷)

تسبیح بدست زاہد چشمش بسال مردم
ایں کافر مسلمان دیدم نہ دیدہ بودم

علاقہ مکھو کا ایک مصنوعی صوفی اور اس کی ٹھگ بازی

موضع صدو والہ علاقہ مکھو تحصیل زیرہ سے عرصہ تخمیناً بیس سال کا ہوا ایک لڑکا مسمی عبد اللہ عمر سولہ سترہ سالہ پسر فاضل قوم ارائیں برادر زادہ مولوی قادر بخش صاحب خریدار اخبار اہلحدیث عدم پتہ کہیں چلا گیا تھا - اس عرصہ میں اس کی کوئی چٹھی وغیرہ نہیں آئی اور نہ ہی اس کا کچھ پتہ لگا - اب ایک سال سے ایک شخص عمر تقریباً ساٹھ سال قد میانہ - گندمی رنگ - لمبی اور بڑی مقیشی ڈاڑہی زبان فصیح اردو گو کبھی پنجابی بھی جانتا ہے - ظاہر اشکل و صورت آراستہ و پیراستہ - پارسا نہ لباس - فرشتہ صورت - صوفیانہ رنگ میں وارد ہوا - جب اہل گاؤں نے اس سے مل کر بات چیت شروع کی تو اُس نے اپنا آپ ظاہر نہیں کیا - بلکہ لوگوں سے پوچھنے لگا کہ یہاں سے کوئی عبد اللہ پسر فاضل مدت ہوئی چلا گیا تھا ؟ اور اُس کا چچا مولوی قادر بخش اہل علم ہے ؟ لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے - تو اُس نے کہا کہ وہ مجھے ملا تھا - ایک دو یوم تک تو اسی طرح لیت و لعل کرتا رہا کبھی اپنا نام عبد الکریم بتاتا کبھی عبد اللہ - لوگوں نے کہا کہ یہ وہی معلوم ہوتا ہے - آخرش لوگوں کے زیادہ اصرار سے وہ مان گیا کہ میں وہی عبد اللہ ہوں - اب کیا تھا اپنی سوتیلی ماں اور برادر اور بہن کے پاس رہنے سہنے لگا لیکن اُس نے اپنا ذرہ بھر حال ظاہر نہیں کیا کہ کہاں کہاں رہا اور کیا کرتا رہا - صرف اتنا ظاہر کیا کہ ہمارے مرشد کامل تھے اُن سے علم حاصل کیا اور اُنہی کی خدمت میں رہا - لیکن دراصل علم عربی سے بالکل بے بہرہ تھا - چونکہ ظاہراً شکل و صورت آراستہ و پیراستہ تھی ہر ایک کو اُس کی نسبت نیک گمان ہوا - اور ہونا ہی چاہئے تھا - شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

ہر کرا جامہ پارسا بینی
پارسادان و نیک مرد انگار

لوگوں کو تعویذ گنڈا دینا شروع کیا - لوگ ہر طرح سے اُس کی خدمت تواضع کرنے لگے - علاقہ میں بڑے بزرگ - خدا رسیدہ - صوفی - زاہد وغیرہ وغیرہ ہوئے - ہفتے میں ایک دن جمعرات کے روز دریا پر جایا کرتے تھے - اور ظاہر کرتے تھے کہ ہم وہاں عمل کرنے کے لئے جاتے ہیں - نہ معلوم وہاں کیا کرتے تھے آخر نوبت بایں جا رسید کہ سلسلہ پیری مریدی شروع ہوا - صدو والا - ونجو کے - دریاہ - قطبی وغیرہ سے بہت سے اشخاص سلسلہ مریدی میں داخل ہوئے تمام رات دن لوگ اُس کے پیچھے لگے پھریں - کوئی کیمیا کی خواہش میں - کوئی لڑکا لینے کی خاطر - کوئی کسی اراد سے کوئی کسی ارادے سے - عورتیں بھی بہت سی اُنکی معتقد ہو گئیں - جب صوفی صاحب نے جانا کہ اب مرد و عورت بہت لٹو ہو گئے ہیں اور ہر ایک بات ماننے کو تیار ہیں تو ایک دو مالداروں کو ہتھ کھنڈا (ہاتھ کی چالاکی) دکھائی جس کو صوفی صاحب اپنی کرامت و بزرگی بتاتے تھے - وہ اس طرح کہ ایکدو مریدوں سے کہنے لگے کہ ہمکو تم پر نظر خاص ہے ہم تمکو کچھ دکھانا چاہتے ہیں وہ بھی سمجھے کہ ہم پر کوئی بڑی مہربانی ہونے لگی ہے - صوفی صاحب نے کہا کہ سوا تین گز سفید کپڑا - کچھ آرد گندم اور تھوڑے سے چاول - ایک روپیہ اور سات پیسے لاؤ - چنانچہ سب کچھ مریدوں نے لا جمع کیا - آٹا گندھوایا اسے سفید کپڑے میں ایک بُت کی شکل بنا کر لپیٹا - اس میں تھوڑے سے چاول ایک روپیہ اور سات پیسے باندھے اور ایک مضبوط صندوق میں مقفل کروا دیا - باندھتے وقت اس میں ایک سفید منکا اپنے پاس سے جو نخل کے ٹوٹے میں سکھا ہوا تھا نکال کر رکھا اور مریدوں کو کہا کہ باہر جا کر خاص تعداد قل شریف کی پڑھکر آؤ - آپ صندوق کے

(۴۲۳) شادی کی بیہودہ رسمیں ارمغان عبیر

AsliAhleSunnet.com

پاس بیٹھے رہے۔ جس وقت مرید باہر سے قل شریف پڑھکر آئے کہا صندوق کھولو اس میں سے کپڑا نکال کر دیکھو اس میں کیا ہے۔ جب دیکھا گیا تو اس میں وہی گنے کا مجت وہی چاول وہی سفید منکا اور ایک روپیہ سات پیسے کی بجائے دو گنے (یعنی دو روپے اور چودہ پیسے جو در اصل صوفی صاحب نے وہ سب سامان رکھتے وقت اپنی جیب خاص سے ایک روپیہ اور سات پیسے نکال کر دو گنے بنانے کے لئے رکھے تھے۔ برآمد ہوئے۔ مرید بڑے خوش ہوئے۔ صوفی صاحب منکے کو ہاتھ میں لیکر کہنے لگے بس یہی میری بیس سال کی کمائی ہے جو بزرگوں سے ملی ہے۔ اس کے ساتھ عمل کرنے سے روپیہ سونا زیور جو کچھ ہو دو گنا ہو جاتا ہے۔ سال کے بعد یہ عمل ہوتا ہے ہم ہر سال اسی طرح کرتے ہیں۔ جو کچھ پاس ہوتا ہے اس کا دو گنا بنا لیتے ہیں۔ اب چونکہ تم لوگوں پر مہربانی کی نظر ہے اس لئے تم لوگوں کو یہ عمل دکھایا گیا ہے جس کو خواہش ہو زیادہ روپیہ یا زیور رکھ کر دو گنا کروا لے۔ صوفی نے قرآن شریف سے بھی ان کے سبحول کو نکال کر دکھایا کہ دیکھو خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایک سے سات سو گنا بڑھا دیتا ہوں (جہاں در اصل صدقے کے بارے میں ذکر ہے) اب بہت سے مریدوں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ نہ بیوپار کرنا پڑا نہ تجارت ہینگ لگی نہ پھٹکڑی سستا دو گنا ہوتا ہے لالچ کر دو۔ غرض بہت سے اشخاص نے نقد روپے کا انتظام کیا جس سے نقد کا بندوبست نہ ہو سکا اس نے ہنسلی (عورت کے گلے کا ہنس) ہی لا رکھی۔ ہر ایک نے مندرجہ بالا طریق پر سفید کپڑوں میں روپیہ اور زیور بندھوا کر کسی کے صندوق میں اور کسی کی کوٹھی میں مقفل کروا دیا۔ وعدات متواتر شام کے وقت ہر ایک کے پاس آتے کہتے کہ وہ نکال لاؤ۔ پہلے مالک پوٹلی سے دس دفعہ قل شریف پڑھوا کر پھونک لگاتا۔ پھر خود چادر میں چھپا کر دم لگاتے اور مالک کو پکڑا دیتے کہ اسی جگہ رکھدو۔ اور تاکید کرتے کہ میرے سوا کوئی اس کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ کسی کے پاس ظاہر کرنا خاص کر کسی وہابی سے (اس لئے کہ وہابیوں کا یہ اعتقاد نہیں ہے کہ اس طرح سے روپیہ دوگنا ہو جاتا ہے)

اگر ان کو ظاہر ہو گیا تو بھید کھل جائیگا بھانڈا پھوٹ جائیگا۔ بنا بنایا کام جو دیر کے بعد بننے لگا ہے بگڑ جائیگا) دوسرے دن رات کو پھر اسی طرح ہر ایک کی پوٹلی پر عمل کھڑا ہوا خود دم کیا (در پردہ اسی قسم کی پوٹلی بنا کر اس میں مٹی بھر کر اور پیسے جیسی خمدار لکڑی لیکر اس پر کپڑا لپیٹ کر) چھپا کر لے جاتے۔ خود دم کرنے کے وقت یہ دم کرتے کہ نقدی اور پیسے والی پوٹلی چھپا لیتے اور اپنی دھوکے کی پوٹلی دیدیتے۔ کہ اس کو وہیں رکھدو۔ ہم دو دن تک نہیں آوینگے دریا پر جا کر عمل کرینگے جمعرات کے بعد آئینگے پھر اگر نکالینگے تو دو گنا ہوا ہوگا۔ آخر صبح کے وقت تمام نقد روپیہ و پیسہ وغیرہ جو جمع ہو سکا (جو تخمیناً ڈیڑھ ہزار روپیہ کی مالیت تھی) لیکر رفوچکر ہو گئے۔ جس بات کو آج کئی دن ہو گئے ہیں عمل کر کے واپس نہیں آئے۔ کیونکہ اصلی صوفی تھوڑے تھے پیچھے انتظار کے بعد جب لوگوں نے اپنا اپنا روپیہ دیکھا تو مٹی پائی خوب دو گنا ہوا۔ سب لوگ حیران و پریشان۔ اب ظاہر کرتے ہیں کہ یہ در اصل وہ عبد اللہ نہیں تھا۔ یہ تو کوئی ٹھگ صوفیا کے بھیس میں پھرتا تھا۔ اس کے چال چلن پر بھی لوگوں کو اشتباہ تھا۔ اس نے ایسا دام تزویر پھیلا کر لوگوں کو طائر انجان کی طرح پھندے میں پھنسایا کہ اندھا دھند آؤ دیکھا نہ تاؤ اس کے پیچھے لگ گئے۔ بزرگوں کے قول پر کاربند نہ ہوئے جو فرما گئے ہے

> اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
> پس بہر دستے نباید داد دست

اس سے ہمارے ٹھگ صوفیوں اور دنیا پرست مولویوں کو عبرت ہونی چاہئے اور آدمی جب تک کسی آدمی کو قرآن شریف و حدیث شریف کی کسوٹی پر پرکھ نہ لے اس کے پیچھے نہیں لگنا چاہئے۔ اس کا ایک ساتھی تھا وہ بھی کسی جگہ چلا گیا۔ ان کا صلاح مشورہ ایک ہی تھا۔

پیشتر اس کے دو بناوٹی مولوی اس علاقے میں تین چار گاؤں میں اپنا دام مکر پھیلائے پھرتے تھے جو اپنے آپ کو سید بخاری۔ مولوی اسمٰعیل شاہ اعلیٰ۔ عارف باللہ ظاہر کرتے تھے۔ ایک اپنا نام عبد العزیز اور چھوٹا عبد الحق ظاہر کرتا تھا بہت سی عورتیں ان کی مرید ہوئیں۔ آخر دونوں دو عورتیں ایک گاؤں سے لے بھاگے جو دونوں اسٹیشن پر پکڑے گئے۔ اب یہ وہ ضلع لاہور میں ایک موضع کے ارد گرد ڈیرہ زن ہیں اور بہت سے نام کے مسلمان اور ہندو ان کے مرید بن گئے ہیں۔

اب عرض یہ ہے کہ ان بناوٹی مولویوں اور ٹھگوں کا کانفرنس کے واعظوں کے ذریعہ سے قلع قمع کرنا چاہئے۔ (بہت خوب انشاء اللہ)

کیا موجودہ بائبل الہامی ہے؟

عیسائی صاحبان بائبل کو غیر اقوام کے سامنے پیش کرتے ہوئے دعوے کرتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے لیکن آج تک انہوں نے کوئی ایسا ثبوت نہیں دیا جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ واقعی کلام الٰہی ہے کیونکہ وہ اصول جن سے کوئی کتاب الہامی ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے الہامی ہونے کے موید نہیں۔ منجملہ ان اصولوں کے ایک اصل یہ بھی ہے کہ الہامی کتاب تناقضات اور اختلافات سے پاک ہو۔ ادہر جب ہم بائبل کو دیکھتے ہیں تو وہ اس اصل پر بھی جا کر الہامی کتاب ثابت نہیں ہوتی کیونکہ شروع سے آخر تک اس میں تناقضات بھرے پڑے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ الہامی کتاب نہیں۔ اس بات کے ثبوت کے لئے میں بائبل سے چند تناقضات پیش کرتا ہوں جن سے ناظرین مشتے از خروارے کے طور پر اچھی طرح نتیجہ نکال سکتے ہیں۔

مثال اول پیدائش بات ۱ آیت ۳ تا ۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے اجالے کو پیدا کر کے دن کہا اور اندھیرے کو رات۔ اور اس دن رات کو پہلا دن رات کہا مگر پیدائش بات ۱ آیت ۱۴ تا ۱۹ میں لکھا ہے کہ خدا نے چوتھے روز سورج کو بنایا تاکہ دن اور رات میں تمیز کرے۔ اس پر دو اعتراض

AsliAhleSunnet.com

وارد ہوتے ہیں (۱) کیا پہلے دن اور رات میں کوئی تمیز نہ تھی۔ اگر نہیں تو پہلے روز کس چیز کو دن اور کس کو رات کہا گیا اور کیا پہلے روز میں چیز کو دن اور جس کو رات کہا گیا اُن میں اور چوتھے دن میں کچھ فرق تھا یا نہیں اگر نہیں تھا تو سورج اور چاند کے پیدا کرنے سے کیا فائدہ۔ اور اگر فرق تھا تو پہلے اُجالے کو دن اور پہلے اندھیرے کو رات کیوں کہا گیا؟

دوسری مثال پھر پیدائش ب۲ آیت ۱۵ تا ۱۷ سے واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو باغ عدن کے تمام درختوں کے پھل کھانے کا حکم دیا تھا سوائے نیک و بد کی پہچان کے درخت کے مگر پیدائش ب۳ آیت ۲۲ و ۲۳ وغیرہ میں لکھا ہے کہ خدا نے آدم کو باغ عدن سے نکال دیا تاکہ حیات کے درخت کا پھل نہ کھالے۔ اور ہمیشہ تک زندہ رہے۔ یہ ایک ایسا تناقض ہے جو کہ ہر کس و ناکس پر ظاہر ہے۔ اسپر دو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔

(۱) کیا حضرت آدم نے حیات کے درخت کا پھل بہشت سے نکلنے کے پہلے کھایا تھا یا نہیں اگر کھایا تھا تو نکالنے کا کیا فائدہ۔ اور اگر نہیں کھایا تو احتیاط کی کیا ضرورت تھی۔

(۲) کیا کھانے کے باوجود خدا مارنے پر قادر نہ تھا اگر نہیں تو عیسائیوں کا خدا قادر نہ ٹھیرا۔ اور اگر قادر تھا تو خوف کیوں کیا کہ کہیں آدم حیات کا درخت نہ کھالے۔

تیسری مثال پھر پیدائش ب۷ آیت ۴ تا ۱۷ میں لکھا ہوا ہو کہ حضرت نوح کے زمانے میں جب طوفان آیا تھا تو چالیس دن رات آسمان سے پانی برستا رہا مگر پیدائش ب۷ آیت ۲۴ میں ہے زمین پر پانی ۱۵۰ دن برستا رہا۔

اور پیدائش ب۸ آیت ۳ میں ہے کہ پانی ۱۵۰ دن میں کم ہو گیا مگر آیت ۵ میں لکھا ہے کہ پانی ۱۰ دس مہینے کم ہوا۔

چوتھی مثال اور پھر پیدائش ب۳۵ آیت ۱۰-۹ میں ہے کہ حضرت یعقوب کو کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ مگر ساری بائبل کو پڑھ جاؤ بہت جگہ حضرت یعقوب لکھا ہوا پایا جاتا ہے مثلاً پیدائش ب۳۵ آیت ۱۴ و ۲۷ میں یعقوب ہی لکھا گیا ہے اور پھر خروج ب۳ آیت ۱۵ میں حضرت موسیٰ نے یعقوب کا نام لیا۔

ایسے ہی ہزاروں تناقضات ہیں جو اس کتاب میں پائے جاتے ہیں اور جس کی آنکھ انصاف بین ہے اس بات سے یہی فیصلہ کریگا کہ موجودہ بائبل الہامی کتاب نہیں بلکہ ایک محرف مبدل تاریخ ہے اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود تھا والسلام

شیخ چراغدین نومسلم (سابق عیسائی) متعلم مدرسۃ المبلغین قادیان ضلع گورداسپور

استعانت

قبل اس کے کہ کسی مسئلہ کی تنقیح و تنقید میں خامہ فرسائی کی جاوے اولاً یہ جانچ ہو جانا لازمی ہے کہ مسئلہ مابہ البحث حیز امکان میں آنے کے قابل ہے یا نہیں۔ اور جب قابل امکان یا کم از کم قرین قیاس ہونے پر وجوہ موجود ہوں تو انضباط تحریر یا معرض تقریر میں لانا چاہیئے۔ مگر مستفاد اُس کے سلسلہ بحث شروع ہو کر ایک فریق اپنی تائید میں اور مخالف یا معترض اپنی توثیق بیان میں طویل و بسیط مکالمہ تحریری و زبانی شروع کر دیتے ہیں جس کا ماحصل بجز تضیع اوقات اور کچھ نہیں۔ اسی سلسلہ بے معنی کا مسئلہ استعانت ہے۔

استعانت کی دو صورتیں ہیں۔ صورت اول وہ جو ہر وقت انسان کی زندگی سے وابستہ ہے۔ اور باہمدگر ضروریات دنیوی میں لاحق ہوتے رہنے سے زندگی کا جزو لاینفک ہے تمدن کا اسپر حصر اور کوئی متنفس اس کے عمل سے خالی نہیں۔ ایسی استمداد نہ شرک ہو سکتی ہے نہ گناہ۔ البتہ دوسری صورت خاص باری تعالیٰ کی اجابت پر منقطع و منحصر ہے۔ اور اس میں بشر کو کسی طرح کا تصرف و اختیار نہیں۔ وہی استعانت میری بحث کا موضوع ہے جو صاحب دونوں صورتوں میں خلط بحث کر کے طول کلام کرتے ہیں وہ صرف اُن کی حجت بیجا و مایوس الکلامی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ان دونوں میں تناقض تام ہے خداوند قدوس کی مشیت دربار سلطانی سے بالکل غیر مماثل ہے۔ دنیا کے بادشاہ اپنے حاضر و غائب کے دلی حالات سے ناواقف بلکہ پس پشت کی چیز پر بھی اُن کا علم محیط نہیں۔ اور وہ علام الغیوب فاطر الغیب والشہادہ ہے۔ خفی و جلی دونوں یکساں پھر اُس کو انبیاء و اولیاء سے استشارہ کی کیا حاجت البتہ شفاعت کا حکم ہے سو یہ روز قیامت ہوگی جب کل مردے حساب کتاب کے لئے جمع کئے جاوینگے۔ اور وہ شفاعت بھی اس طور نہیں کر جاہے جس کا قصور معاف کرا دے بلکہ شفاعت اُسی شخص کی ہوگی جس کو مشیت الٰہی نے معافی دیدی ہے صرف شرعی حیلہ رفع کرنے کی غرض سے اذن ہونے پر انبیاء، اولوالعزم و ملائکہ مقربین شفیع ہونگے۔ اس شفاعت سے قضاء حاجات دینی و دنیوی کا کچھ تعلق نہ رہا کیونکہ یہ روز فیصلہ ہوگی اور استعانت تقید حیات درکار ہوتی ہے اور جب خداوند لایزال صاف صاف فرما چکے ہیں کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اور فطرت وصنعت الٰہی میں تبدیلی نہیں ہوتا تو پھر کسی کی استعانت سے کوئی نتیجہ مفید مترتب ہونا خارج از قیاس ہے جو نوشتہ تقدیر ہے ہو کر رہیگا۔ اگر فطرت بدل جایا کرتی تو ہمارے حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے کون افضل و برتر ہے کہ باوجود ہادی کامل ہونے کے اپنے چچا ابوطالب و دیگر اعزہ ابوجہل وغیرہ کو ہدایت یاب نہ فرما سکتے؟ چند جگہ خداوند تعالےٰ کلام مجید و فرقان حمید میں فرما چکا ہے کہ خدا چاہے جس کو شقی کرے یا سعید۔ تنگ روزی کرے یا فراخ۔ اولاد ذکور دے یا اناث۔ یعقوب۔ یا عورت کو عقیمہ کرے وغیرہ۔ پھر کون استعانت باقی ہے جو غیر اللہ سے کی جاوے۔ اگر خیال کیا جاوے کہ ہمارے اور اولیاء اللہ کے مابین یہہ تفاوت ہے کہ ہماری دعا مقبول نہیں اور اولیاء کی دعا کو اختصاص قبولیت حاصل ہے مگر جہاں تک غور کیا جاتا ہے تو یہ خیال بھی نصوص قرآنی سے

AsliAhleSunnet.com

خلاف ہے جہاں صاف الفاظ میں ارشاد ہے کہ مجھے دعا مانگو قبول کرونگا۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں پھر دوسروں سے استعانت و دعا کرانا ہے محض فضول ہے البتہ اولیاء کرام سے تعلیم روحانی کا استفاضہ ہو سکتا ہے جس طرح معلمین سے علم دینی و دنیوی کا۔ لیکن اس فیض کا استعانت سے کوئی تعلق نہیں۔ اکثر لوگ اپنی کم عقلی سے وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کو استعانت با اولیاء کرام سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن غور کرنے پر اس کا تعلق خاص اتباع شریعت غرا و پابندی صلوٰۃ ہے کیونکہ اسی سے تزکیہ نفس درجہ ولادت حاصل ہوتا ہے۔ دراصل استعانت و وسیلہ دونوں جداگانہ ہیں۔ استعانت سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مستعان خود حاجت پوری کردے یا خداوند تعالیٰ سے حاجت پوری کرادے۔ لیکن وسیلہ کی صورت میں بذات خود یا اس کی وساطت کو نفع رساں نہیں سمجھا جاتا۔ میرے عقیدہ سے تو بطفیل یا بوسیلہ و واسطہ دعا مانگنے میں بھی شرک فی النبوت ہے۔ رہا یہ امر کہ کسی عالم یا صوفی کی رائے ہے کہ استعانت انبیاء و اولیا مستحسن و ضروری ہے۔ .... لیکن یہ اُن کی رائے ہے جس کی تقلید کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر کوئی صاحب نصوص قرآنی سے استعانت غیر اللہ کو ثابت کردیں تو میں بلا قیل و قال تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں میں ایسے شخص کو جو سوائے ذات یکتا دوسرے کو مستعان سمجھے مشرک قطعی سمجھتا ہوں۔ اگر میرا عقیدہ اہل اسلام کے خلاف ہو تو بوعظمت بزرگانہ تنبیہ فرما کر ممنون فرمائیے۔

عبد الحکیم خان سہسوانی انسپکٹر پولیس ضلع چتوڑگڈہ

اہلحدیث - قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان یہی تعلیم دیتے ہیں اور یہی معنے ہیں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے اللہم ثبتنا علیہ۔

کلمہ طیبہ } اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں درج ہے (ادر ۲ میغہ)

درگاہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

اور

سفیر کانفرنس کا وعظ

اجمیر میں ہر سال میلہ عرس خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ جو پہلی رجب سے شروع ہو کر ۶ رجب تک ہوتا ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے مشائخ اور صوفیاء کرام اپنے خاص خاص لباس میں رونق افروز ہو کر زینت دہ میلہ ہوتے ہیں۔ علاوہ ان کے اکثر فقرا مختلف شہروں سے تشریف لاتے ہیں اور اپنے عقیدتمندوں کو بار یاب کرتے ہیں۔ نہایت شکر کا مقام ہے کہ امسال اہلحدیث کانفرنس کے سفیر وغیرہ نے بھی اس موقع پر تشریف لا کر اپنے وعظ و نصائح سے لوگوں کو مستفید فرمایا۔

۱۹ مئی کو مولوی حکیم عبید الرحمٰن صاحب بمعہ دیگر رفقا کے وارد اجمیر ہوئے اور ۲۰ مئی کو مطابق ۵ رجب یعنے عین اسی وقت جبکہ گھمسان کا میلہ بھرا ہوا تھا جامع مسجد واقع درگاہ میں تشریف لائے پہلے آپ کی ایماء سے حافظ احسان کریم صاحب نے چند منٹ تک تلاوت قرآن فرمائی بعدہ مولوی عبد الستار صاحب نے کچھ دیر تک وعظ فرمایا پھر مولوی عبید الرحمٰن صاحب سفیر کانفرنس کھڑے ہوئے اور قرأت کے بعد وعظ شروع کیا اس عمدہ پیرائے سے رد شرک و بدعت فرمایا کہ سامعین کی زبانوں سے بار بار نعرہ الحق بلند ہوتا تھا بہت سے انصاف پسندوں کی زبانوں سے بے اختیار یہ نکلا تھا کہ اس قدر ہزاروں اور واعظوں میں جو یہاں ہر روز وعظ کیا کرتے ہیں ایک یہی شخص ہے جو بے لاگ حق کی بات کہہ رہا ہے۔ آپ کی تقریر ایسی دلچسپ اور شیریں تھی کہ مخالفین بھی بشکل بُت کے دم بخود بیٹھے ہوئے سُن رہے تھے اُس وقت وعظ کا ایسا سماں بندھا کہ تمام حاضرین پر باوجود میلہ کے ہجوم کے خاموشی کا عالم طاری ہو گیا تھا اور پیروں و مشائخوں کو جو عورتوں اور مردوں کو مرید کر رہے تھے اور معتقدین کو ناجائز اور خلاف شرع کام کا مرتکب بنا رہے تھے تھوڑی دیر کے لئے ان سب ممنوعات کو موقوف کرنا پڑا میرے خیال میں یہ پہلا ہی وعظ ہے جو درگاہ میں اس طور سے کھلم کھلا رد شرک و بدعت کا ہوا ہے جو بیشک یہ کانفرنس کا ہی صدقہ ہے۔ آج اہلحدیثوں کو بھی درگاہ جیسے شرک و بدعت کے مرکز میں وعظ کا فخر حاصل ہوا ہے ورنہ مجھے بخوبی یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک موقعہ پر کسی لیکچرار صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اگر کسی شخص کو درجہ شہادت حاصل کرنا ہو تو درگاہ میں جا کر رد شرک و بدعت کا وعظ کہے۔

دوسرے روز نماز جمعہ کے وقت مسجد اہلحدیث میں آپ کا وعظ ہوا۔ بعد نماز عصر کے عام دروازہ باہر عام گزرگاہ پر مولوی محمود صاحب بنارسی نے آریہ و غیر مذاہب کی تردید میں تقریر فرمائی بعدہ مولوی منظور الحق صاحب پھلواری نے شرک و بدعت کا ایسے کھلے الفاظ میں قلع قمع فرمایا کہ بیان سے باہر ہے۔ علاوہ اس کے بہت سے ناجائز اور قابل شرم افعال جو کہ آپ نے خاص درگاہ اور میلہ میں دیکھے تھے اُن کا خوب قلعی کھولی اور مسلمانوں کو شرم دلائی کہ ڈوب ... مقام ہے کہ ہم غیر مذاہب پر تو طعنہ زنی کریں اور خود اپنے متبرک درگاہوں اور قابل تعظیم مقاموں پر ایسے ناجائز افعال کو خوشی خوشی دیکھیں اور چوں تک نہ کریں کیا ہمکو ہمارے رہبر آخر الزمان نے یہ تعلیم کی ہے اور کیا اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے۔ اس پر بعض جہلا مسلمان بہت بگڑے اور کہنے لگے کہ آپ مسلمانوں کے عقائد کو خراب کرتے ہیں۔ اگر علم ہے تو درگاہ میں چل کر بحث کر لیجئے۔ اُن کو مولوی صاحب نے بہت نرم الفاظ میں جواب دیا کہ مجھے بحث کرنے سے کچھ عذر نہیں ہے آپ سرکاری انتظام کر لیجئے۔ ہم حاضر ہیں مگر یہ تو فرمائیے کہ درگاہ میں یہ فعل ہوتے ہیں یا نہیں۔ اتنے میں مولوی عبید الرحمٰن صاحب تشریف لے آئے اور اُن لوگوں کو الگ لیجا کر سمجھانا شروع کیا اور مولوی منظور الحق کو وعظ جاری کرنے کے لئے حکم دیا۔ پھر آپ مغرب تک وعظ فرماتے رہے۔ آپ کی

تقریر سے تمام حاضرین غیر مذاہب اور مسلمان خوش ہوئے اور سب کہتے تھے کہ آپ سچ فرما رہے ہیں

۲۲ تاریخ کو پھر مولوی عبید الرحمٰن صاحب کا وعظ بعد نماز عشا کے قدیمی مسجد اہلحدیث عرف مسجد موتی کٹڑہ میں ہوا یہاں بھی آپ کے وعظ سے لوگ بہت خوش اور محظوظ ہوئے خداوند کریم ان لوگوں کو خوش رکھے اور کانفرنس کی ترقی کرے جس کی وجہ سے بندگان خدا کے کانوں تک کلمات حق پہنچنے لگے ہیں آمین۔

(خریدار ع ۲۷۹۰ اجیر راجپوتانہ)

درخت بھی ذی حس ہیں

(گوشت خواری کے مخالف کیا کہتے ہیں؟)

امریکہ کا شہرہ آفاق اخبار سائنٹیفک امریکن پروفیسر جگدیش چندر بوس کے ایک لکچر کو درج کرتے ہوئے جو انہوں نے امریکہ میں دیا ہے لکھتا ہے کہ رائل انسٹی ٹیوشن انگلینڈ اور دیگر سائنٹیفک سوسائٹیوں کے سامنے لکچر دینے کے بعد اُن کو برٹش گورنمنٹ نے امریکہ بھیجا ہے تاکہ امریکن سائنس دانوں کو اپنی دریافت سے آگاہ کریں انہوں نے ہماری بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے سامنے لکچر دئے ہیں ایسی کامیابی کے ساتھ جو شاذ و نادر کسی کو میسر ہوتی ہے۔

مسٹر بوس نے اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ نباتات کا مادہ جانداروں کے مادے کے مشابہ ہے یا بالفاظ دیگر جاندار اور بیجان چیزوں میں مادہ صرف ایک ہے نباتات اور حیوانات میں کوئی فرق نہیں اور ان کے درمیان جو کچھ امتیاز ہے صرف وہی ہے اگر مادہ جاندار ہے اور جاندار اور غیر جاندار کی تقسیم غلط ہے تو یوں کہنا چاہئے کہ مادہ صرف ایک ہی ہے اور ایک ہی سائنس ہے ایک ہی سچائی ہے۔ اور تمام سچائیاں۔ تمام سائنس اجزائے توحید اعظم ہیں اور یہ بات نہایت موزوں ہے کہ یہ سبق ہم کو وہ شخص دے جو ہندو فلاسفروں کی اولاد میں سے ہے۔ پودوں اور جانداروں میں ظاہر فرق صرف یہ ہے کہ جاندار جوش اور خوشی در رنج کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر تم ایک کتے کو مارو تو وہ درد سے چلا اٹھیگا۔ لیکن ایک درخت یا جھاڑی پر ضرب لگاؤ تو وہ درد محسوس کرتا معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ بعض حس رکھنے والے پودے ہیں مثلاً لاجونتی کہ جب اُس کو چھوا جائے تو اُس کے پتے بند ہو جاتے ہیں لیکن کوئی عالم علم نباتات یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس پودے کو درد محسوس ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر جگدیش چندر بوس نے ان پرانے خیالات کو بالکل الٹ دیا ہے انہوں نے تجربہ کر کے دکھلایا ہے کہ بیرونی تحریکوں سے اثر پذیر ہونے میں حیوانات اور نباتات میں ذرا بھی فرق نہیں۔

جانداروں کی طرح پودوں کو زہر دیا جا سکتا ہے کو رنج اور خوشی اور تکان محسوس ہوتا ہے ان کی رگیں اور پٹھے ہوتے ہیں جو ایک خاص رفتار سے احساسات کو اس کے ایک ایک حصہ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ دریافت نازک آلات کے ذریعہ کیگئی ہے جو ڈاکٹر بوس نے اس مطلب کے لئے ایجاد کئے ہیں پودے کی نقل و حرکت کی یادداشت خواہ وہ کتنی ہی قلیل ہو اس کے ذریں ثبت ہو جاتی ہے آلہ میں لکھنے کا لیور ایک باریک دھاگہ کے ساتھ لگایا گیا ہے۔ جونہی کہ پودے کا پتہ زیر اثر آکر گرتا ہے تو گھنٹہ کی کلوں کی حرکت سے ایک شیشہ پر اثر پڑتا ہے۔ اور جب پودا ایک خاص رفتار کے ساتھ جھک جاتا ہے اور پلیٹ کی سیاہ سطح پر ایک ٹیڑھی لکیر کھچی جاتی ہے جو نہ صرف پودے کی نقل و حرکت اور اثر پذیری کو ظاہر کرتی ہے بلکہ وقت کو بھی بتاتی ہے جس میں وہ اثر پہنچا۔

دوسرا آلہ اس طور پر بنایا گیا ہے کہ لکھنے والی نوک کو برقی اثر بالکل عمودی طرف سے پہنچتا ہے برقی۔ مقناطیسی طاقت ایک سلنڈر کے ذریعہ استعمال کی جاتی ہے۔ برقی اثرات بڑی باقاعدگی کے ساتھ تحریر میں لائے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر بوس پودوں پر طرح طرح کے اثر ڈال کر ان کے نتائج دکھلاتے ہیں (۱) مثلاً سوئیاں چبھو کر (۲) کیمیائی تاثرات مثلاً تیزاب یا کھار دیکر (۳) گرم تار سے چھو کر (۴) بجلی کی لہر داخل کر کے یا بہم بجلی کی لہر پہنچا کر۔

جب پودے کے کسی عضو پر اثر ڈالا جاتا ہے تو اسکے کچھ وقفہ کے بعد وہ منحنی لکیریں جو پودا خود لکھتا ہے نمایاں طور پر لکھنی شروع ہوتی ہیں۔

مختلف قسم کے پودے مختلف قسم کے اثرات ظاہر کرتے ہیں موسم گرما میں لاجونتی سیکنڈ کے دسویں حصہ تک وقفہ لیتا ہے اور ۳ سیکنڈ کے عرصہ میں پتہ گر پڑتا ہے۔ اور پھر ۱۵ سیکنڈ میں اصلی حالت پر آجاتا ہے ہوش میں آنیکی مدت بیہوشی سے ۳۰۰ گنا وقت لیتی ہے جس قدر مقوی اثر زیادہ مقدار میں ہو اُسی قدر بحالی جلدی ہوتی ہے۔ موسم سرما میں بحالی کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔

اس تجربے سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام پودے ذی حس ہیں اور اس سے پہلے جو ذی حس اور غیر ذی حس دو قسم کے پودے خیال کئے جاتے تھے یہ سخت غلطی تھی۔ گو بھی۔ مٹر سیم اور دوسری سبزیاں سب ذی حس ہیں اگرچہ لاجونتی کے برابر نہیں۔ برقی لہروں سے اثر پہنچا کر اور پودوں سے ہی اثر پذیری کی حالت میں تحریریں لکھوا کر ڈاکٹر بوس نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر ایک پودے کا ہر ایک عضو ذی حس ہے اور برقی لہر کا جواب دیتا ہے۔ ایک معمولی برقی لہر جو انسان کو محسوس بھی نہ ہو معمولی حس کی لاجونتی کے پودے کو پورے جوش میں لانیکو کافی ہے اور خاص حالتوں میں پودوں کے اندر طاقت حس انسان سے دس گنی زیادہ ہوتی ہے غرضیکہ جانداروں اور پودوں میں کوئی فرق بھی نہیں بجز اسکے کہ حیوانات متحرک ہیں نباتات ساکن ہے باقی مرنے جینے اثرات میں کوئی بھی فرق نہیں۔

پروفیسر بوس کے پیش کردہ مسئلہ کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے اور کوئی وجہ اسکے عملی تجربات سے انکار کرنے کی نہیں ہے تو اُن لوگوں کو جو حیوانات کے گوشت کو محض اس وجہ سے نہیں کھاتے کہ اس میں بے رحمی مضمر ہے سخت مشکل کا سامنا ہوگا کیونکہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ حیوانات و نباتات میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں مردی حس ہیں اور دونوں درد کو محسوس کرتے ہیں۔ اور دونوں کی موت یکساں واقع ہوتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ حیوانات کو چھوڑ دیا جائے اور نباتات کو بدستور منہ کا نوالہ سمجھا جائے؟

(وکیل امرتسر)

(۲۷-۵)

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۱۹۹- اگر کوئی شخص حقہ پی کر جماعت میں آکھڑا ہو اور حقہ کی بو دو تین نمازیوں تک پہنچی ہو اور وہ اُس سے کراہت کرتے ہوں تو کیا حقہ پینے والے کی نماز اور دوسروں کی نماز جائز ہے یا نہیں۔ (عبد المجید بن مولوی عبد الحمید صاحب مرحوم سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

ج نمبر ۱۹۹- بدبو سے روکنا مصاحب کا حق ہے نماز دونوں کی جائز ہوگی دل آزاری کا گناہ ہوگا (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۰۰- حقہ یا سگرٹ پینا بلا وجہ بلا کسی امر کے جائز ہے یا ناجائز۔ جائز ہے تو کون سی حدیث میں اور ناجائز ہے تو کون سی حدیث میں اور یہ مکروہ ہے یا کہ حرام۔ فقط والسلام ❊ (محمد یوسف از آگرہ)

ج نمبر ۲۰۰- حقہ سگرٹ پینا حرام تو نہیں مگر بہت برا ہے ایک حدیث میں آیا ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیزوں سے جیسا منع کیا دماغ کو چکر لانے والی چیزوں سے بھی منع فرمایا۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۰۱- رفع یدین کس آیت یا حدیث سے اور آمین اونچی بولنا اور التحیات بیٹھے ہوئے دائیں ہاتھ کی انگلی کھڑی کرنا یعنے جب اشھد ان لا الٰہ الا اللہ پڑھتے انگلی کھڑی کرنا کس حدیث یا آیت سے ثابت ہے۔ (نظام الدین بر دوکان شیخ نور الدین فیروز الدین سوداگر شہر جموں ریاست جموں)

ج نمبر ۲۰۱- صحیح بخاری کی حدیثوں میں ثابت ہیں۔ میں نے رسالہ مذہب اہلحدیث میں سب مسائل لکھدئے ہیں ❊

س نمبر ۲۰۲- ایک شخص باہوش دس دن تک بیمار رہا۔ اس اثنا میں ایک دن بھی نماز نہیں پڑھی اب اُس کے انتقال کے بعد اُس کا جنازہ پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں اور اُس کی نماز کا کیا کفارہ ہوگا۔ حاجی محمد منیر الدین خریدار اہلحدیث ع ۳۸۸۸ ❊

ج نمبر ۲۰۲- بے نماز کے جنازہ میں اختلاف ہے۔ دراصل یہ اختلاف اُس اختلاف کی فرع ہے جو اُس کے ایمان کے متعلق ہے جن لوگوں کے نزدیک کافر ہے وہ اُس کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ جن کے نزدیک وہ فاسق بدکار مگر ایمان سے خارج نہیں وہ پڑھتے ہیں۔ خاکسار کی رائے پچھلے لوگوں سے موافق ہے اس لئے شخص مذکور کا جنازہ پڑھنا چاہئے بترک نماز کا کفارہ توبہ ہے۔

س نمبر ۲۰۳- زید عمر کو کہتا ہے کہ اگر تم مجھے اتنا روپیہ دو گے تو تمکو میں اپنی بیوی بیچدونگا۔ عمر نے زید کی بات تسلیم کر کے روپیہ معینہ زید کو دیکے زید کی بی بی خرید کرلی۔ اس صورت پر زید کو بیوی بیچنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو زید کا کیا کفارہ ہوگا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۳- صورت مرقومہ میں نہ عورت بک سکتی ہے نہ وہ عمر کو حلال ہے ہاں روپیہ لیکر وہ طلاق دے اور عورت اپنی مرضی سے زید کیساتھ نکاح کرلے تو جائز ہے۔ منکوحہ عورت لونڈی نہیں

س نمبر ۲۰۴- رمضان کا روزہ قضا ہوتا ہوا شوال کا چھ روزہ کرسکتا ہے یا نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرض روزہ کا قضا ہوتا ہو نفل روزہ نہیں کرسکتا ہے کیونکہ فرض میں گرفت ہوگا برخلاف نفل کے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۴- جس نیت سے کوئی کام کریگا۔ اُس کے مطابق بدلہ پائیگا۔ فرضی روزہ رہتے ہوئے بھی نفلی کی نیت کریگا تو نفل جائز ہونگے اور فرضی ذمہ رہینگے۔ حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالنیات۔

س نمبر ۲۰۵- حقہ سگرٹ زردہ کھانا جائز ہے یا نہیں اور یہ سب چیزیں قبیلے مسکرات میں سے ہیں یا منفرات میں سے۔ یا ان دونوں میں سے نہیں باتفصیل بیان فرمادیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۵- اس کا جواب نمبر ۲۰۰ میں ہو چکا ہے۔

س نمبر ۲۰۶- حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے الحمد سے والناس تک خود بھی عامل تھے اور امر دینی کا عمل کر کے امت پر حجت تمام کی ہے یا کہ نہیں (خاکسار رحمت علی زمیندار ساکن منڈرانوالہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ج نمبر ۲۰۶- خود عامل نہ ہوتے تو لوگوں کو سکھاتے کیا؟ فاصلی علیہم تو مقرر ہے جس کا نتیجہ حکم ہوتا ہی اُس میں لگا رہ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۰۷- ایک شخص نے شیر دار حیوان کے ہمراہ جماع کیا ہے نوقت خاص حیوان کے پاؤں باندھ لئے ہیں حیوان کو شریعت کا کیا حکم ہے اور انسان کو کیا حکم اور شیر کا کیا حکم ہے۔ (سراج الدین خریدار اخبار اہلحدیث ع ۳۹۱۸)

ج نمبر ۲۰۷- حیوان مذکور کو بحکم حدیث قتل کر کے گوشت پھینک دینا چاہئے۔ بدکار اگر مالک نہیں ہے تو اُس سے قیمت وصول ہونی چاہئے۔ (ترمذی وغیرہ)

س نمبر ۲۰۸- ایک عورت جنگل میں جارہی ہے ایک آدمی نے ارد گرد دیکھکر اُس کو پکڑ لیا اور اُس کے ساتھ زبردستی کی مگر عورت مذکور کا اول سے آخر تک ارادہ بد نہیں ہوا عورت کو شریعت کا کیا حکم ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۸- عورت کو گناہ نہیں بے قصور ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ۔

س نمبر ۲۰۹- مردہ کے حق میں بغیر وقت معین للہ دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۹- جائز ہے بعض خیرات کسی طرح منع نہیں ننگ نمود کا خیال ہوگا تو گناہ ہوگا۔

س نمبر ۲۱۰- ایک آدمی نے ایک بیل بقیمت یکصد روپے کو خریدا چند یوم کے بعد بیل مذکور مرگیا اور مبلغ مذکور بھی حرام نہیں اسکو من عند اللہ قیامت کو فائدہ ملیگا یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۰- مالک صبر کرے تو اجر ملیگا بلکہ دنیا میں بھی نیک عوض ملیگا۔ (ار داخل غریب فنڈ)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

سوال از تعبیر خواب

مندرجہ ذیل خواب طلب تعبیر کے واسطے حضور کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں بذریعہ اہلحدیث جواب دیکر خاکسار کو تسلی دیجئے اور مولوی محمد ابو القاسم اور مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی اور مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری کی خدمت میں بھی دست بستہ عرض ہے اس ناچیز کی خواب بغیر ملاحظہ فرمائیے گا اور تعبیر بذریعہ اخبار یا بذریعہ خط عنایت فرمائیے گا والسلام۔

اول رات کی خواب میں سسرال گیا لیکن سسر صاحب نے مدت مدید سے انتقال کیا ہے خواب میں دیکھتے ہیں انہوں نے ایک گلاس دودھ کا مجھکو پینے کے لئے دیا میں نے اُس کو پی لیا۔

دوسری رات کی خواب خواب میں دیکھا بیل زمین میں سینگ مارتا ہے اُس کے پاس قبر تھی جس میں میں نے سمجھا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے یہ سمجھکر سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر پڑھکر شب بیدار ہو گئے ہیں۔

تیسری رات کی خواب خواب میں دیکھا سورج ڈوبتا ہے۔ ظہر کا وقت سمجھکر نماز پڑھنے کے لئے اُٹھا دیکھا رات ہے۔

چوتھی رات کی خواب خواب میں دیکھا مسجد کا مؤذن کہتا ہے چلو صبح کرکے قرآن ہمکو پڑھا دو لیکن ہم نے مولانا شاہ عین الحق صاحب کی وفات اہلحدیث میں افسوس کے ساتھ پڑھکر اُسکو سُنا دیا اسمیں وہ چلا گیا۔

پانچویں رات کی خواب دیکھا ایک شخص ہمکو آکر کہتا ہے چلو جاؤ گے یا نہیں۔ ہم نے کہا یا شیخ یہ کون شخص ہے ہمکو کہاں جانیکو کہتے ہیں جانے کے واسطے مرا دل دھڑکتا ہے)

چھٹی رات کی خواب بارہ دیگر رات کو دیکھتے ہیں وعظ کرتے ہیں۔ نماز میں دعائیں کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں دکیا سبب ہے ایسا بار بار

دیکھنا کیا معنے) (محمد عبد اللہ از مقام لعل داغ دیناج پور گدام جہرسہ۔ خریدار اہلحدیث ۲۳۱۶ (بقیہ غیر داخل))

تلاش عزیز

آج ۷ ماہ سے زائد گزرے کہ فرزند عبد العزیز مکان سے کبیدہ خاطر ہوکر مفرور ہو گیا۔ آج تک اُس نے کوئی خط نہیں لکھا۔ اُس کی والدہ کو بڑا قلق ہے اکثر اوقات اسکے غم والم میں گذرتے ہیں۔ عمر تخمیناً ۲۰ سال کی ہوگی۔ سانولا رنگ۔ نانٹا قد۔ ناک پر چیچک کا ایک داغ ہے جن اصحاب کو معلوم ہو بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع فرماکر ثواب حاصل فرمائیں والسلام۔

(راقم گلزار سردار۔ پوسٹ آفس مقام بریو ضلع بنگال)

یاد رفتگان

میرے والد ماجد کا انتقال ہو گیا انا للہ (عبد الغنی از چک رجاری ضلع گجرات)

مستری رحمت اللہ لوہار کا لڑکا فوت ہو گیا۔ بڑا نیک جوان صالح تھا (حافظ محمد الدین از بٹالہ ضلع گورداسپور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ دونوں مرحوموں کے لئے جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم وعافھم واعف عنھم

حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے ۸ جولائی کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونے کے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور وی پی واپس کرکے نقصان پہنچاتے ہیں۔ (مینیجر)

۵۹ + ۱۸۸ + ۳۶۰ + ۶۳۱ + ۶۷۹ +
۷۷۷ + ۸۵۲ + ۹۲۶ + ۱۲۱۷ + ۱۲۱۸ +
۱۳۲۵ + ۱۴۳۵ + ۱۴۸۶ + ۱۴۹۹ + ۱۶۸۴ +
۱۷۰۸ + ۱۹۵۶ + ۱۹۸۲ + ۱۹۹۰ + ۲۰۰۳ +
۲۲۰۵ + ۲۲۸۶ + ۲۴۰۲ + ۲۴۱۵ + ۲۴۵۴
۲۴۵۷ + ۲۶۳۴ + ۲۸۵۳ + ۲۸۵۹ + ۲۸۶۰ +
۲۸۶۲ + ۲۸۶۳ + ۲۸۷۰ + ۲۸۷۴ + ۲۸۷۸
۲۸۸۷ + ۲۸۹۴ + ۲۹۰۸ + ۳۰۷۴ + ۳۰۸۹
۳۱۰۴ + ۳۱۲۱ + ۳۱۲۵ + ۳۲۷۴ + ۳۲۷۷
۳۲۸۰ + ۳۲۸۴ + ۳۲۸۵ + ۳۲۸۹ + ۳۲۹۰
۳۳۱۸ + ۳۴۲۰ + ۳۵۳۷ + ۳۵۳۸ + ۳۵۳۹
۳۵۵۰ + ۳۵۵۲ + ۳۵۵۷ + ۳۵۶۰ + ۳۵۶۱
۳۵۶۲ + ۳۵۶۳ + ۳۵۶۵ + ۳۵۶۶ +
۳۵۶۷ + ۳۵۶۸ + ۳۵۶۹ + ۳۵۷۰ + ۳۵۷۲
۳۵۷۳ + ۳۵۷۴ + ۳۵۷۵ + ۳۵۷۶ + ۳۵۷۷
۳۵۷۸ + ۳۵۷۹ + ۳۵۸۰ + ۳۵۸۱ + ۳۵۸۲
۳۵۸۳ + ۳۵۸۴ + ۳۵۸۵ + ۳۵۸۶ +
۳۵۸۷ + ۳۵۸۸ + ۳۵۸۹ + ۳۵۹۰ + ۳۵۹۱
۳۵۹۲ + ۳۶۰۱ + ۳۶۰۳ + ۳۶۰۴ + ۳۶۰۵ +
۳۶۰۸ + ۳۶۰۹ + ۳۶۱۰ + ۳۶۱۵ + ۳۶۱۶
۳۶۱۸ + ۳۶۲۳ + ۳۶۲۶ + ۳۶۲۸ + ۳۶۳۶
۳۶۵۳ + ۳۸۰۰ + ۳۸۴۳ + ۳۸۵۷ + ۳۸۶۵
۳۸۷۹ +

شب برات

مسلمان بھائیو ہماری حالت کسی سے مخفی نہیں پہلے ہی نازک تھی جو بیکاری اور بے روزگاری سے اور بھی خراب ہے ایسے وقت میں بھی ہم خدا کی طرف نہ جھکے تو کب جھکیں گے فضول خرچی ایسا گناہ ہے کہ اس کو کرنیوالے کو قرآن شریف میں شیطان کا ساتھی کہا گیا ہے غور سے سنئے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ آتشبازی پر جو پیسہ خرچ ہوتا ہے اس سے زیادہ فضول خرچی کیا ہوگی۔ اور کسی مسئلے میں علما کا اختلاف ہو تو ہو اس آتشبازی کے حرام ہونے میں تو کسی عالم بلکہ کسی مسلمان کا اختلاف نہیں بالکل قطعی حرام ہے بعض دفعہ بہت سی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ گزشتہ سال کٹڑہ بھائی میں چوکی کو آگ لگ گئی تھی جو جلدی نہ بجھتی تو بہت سا نقصان ہوتا۔ مسلمان بھائیو! اپنے پر اور اپنی اولاد پر رحم کرو آتشبازی کی رسم کو بند کرو اپنے بچوں کو ان ایام میں کسی غرض کیلئے بھی پیسے نہ دو جو کچھ کھانے پینے کی چیزیں دینی ہوں وہ بھی خود لے دیا کرو تاکہ اُن کو ہاتھ پیسہ سے خالی رہیں۔ خدا ہم سب کو توفیق بخشے انجمن ہائے اہلحدیث کو چاہئے ایسے مواقع پر بذریعہ اشتہار مسلمانوں کو نصیحت کیا کریں۔

(۴۲۵)

۱۰

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے - لیکن ۱۴ جون سے ۲۰ جون تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں - ان کا خلاصہ درج ذیل ہے -

اس ہفتہ بھی چند تجارتی جہاز اور چند ماہی گیر کشتیوں کو جرمن آبدوز کشتیوں نے غرق کیا جن میں سے بعض کے عملے کے آدمی بھی ساتھ ہی غرق ہو گئے -

دو فرانسیسی تارپیڈو کشتیوں نے ایشیائے کوچک میں بندرگاہ چسمی پر گولہ باری کر کے وہاں کے تمام جہازوں کو غرق کر دیا -

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے سواحل پر بم گرائے جن سے کئی آدمی ہلاک و مجروح ہوئے -

انگریزی ہوائی جہازوں نے برسلز کے جرمن ہوائی جہازوں کے شیڈ پر حملہ کر کے جرمن ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا -

بحیرہ اسود کی جنگ میں ترکی جنگی جہاز ریسلاو کو سخت نقصان پہنچا ہے -

۲۳ انگریزی ہوائی جہازوں نے کارلزرو (جرمنی) پر بم پھینکے جس سے کئی آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے - اور بہت سے مکانوں کو سخت نقصان پہنچا -

ایک اطالوی ہوائی جہاز نے نیر یسنا ٹریسٹ ریلوے (آسٹریا) پر بم گرا کر اس کو بیکار کر دیا -

انگلستان میں روسی قسم کے ہوائی جہاز بنائے جا رہے ہیں -

گیلی پولی میں ترکوں کے سخت حملے پسپا کئے گئے - لڑائی جاری ہے -

مشرقی میدان جنگ میں جرمنوں کے تمام جیش مصروف جنگ ہیں -

جرمنوں کی اس عظیم فوج کے مقابلہ میں روسیوں کو پیچھے ہٹنا پڑا -

جرمنوں اور آسٹریوں نے اس تیزی سے پیش قدمی کی ہے کہ پرزیمسل لیمبرگ ریلوے لائن کی محافظ روسی فوج کو بھی پسپا ہونا پڑا ہے -

روسیوں کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ غنیم کو عظیم کمک پہنچ جانے کی وجہ سے ہمارا گلیشیہ سے پیچھے ہٹ آنا لازمی ہوا -

پولینڈ میں جرمنوں نے روسویز پر گولہ باری کی مگر روسی قلعہ کی توپیں ان کے توپخانوں پر غالب آگئیں -

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ انہوں نے جرمن آسٹروی فوجوں کو دریائے ڈسینکا اور سٹرج کے مابین نہایت بے ترتیبی سے پسپا کیا -

۱۴-۱۵ جون کی لڑائیوں میں روسیوں نے ۸ ہزار ۲ سو ۴۴ قیدی معہ ۶ معمولی اور ۲۹ مٹر لیوز توپیں گرفتار کئے -

جنوبی رزمگاہ یعنی اطالوی اور آسٹروی سرحد پر اطالوی فوجوں کی پیش قدمی قدرے سست پڑ گئی ہے کیونکہ دریائے اسانزو کی آسٹروی مورچہ بندیاں بہت مستحکم ہیں -

اخبار پانیر الہ آباد کا خاص تار مظہر ہے کہ گلیشیہ سے توپوں اور سپاہیوں سے بھری ہوئی لمبی ٹرینیں ٹریسٹ میں پہنچ گئی ہیں -

آسٹروی جنرل ڈینکل کا بیان ہے کہ فی الحال اٹلی کی اچھی طرح گت بنانا نا ممکن ہے ہمیں چندے صبر سے کام لینا چاہیئے -

مغربی میدان جنگ میں لاباسی (فرانس) پر انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو شکست دی -

برلن (جرمنی) کی سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ہیز ر پر ہمیں شکست دی ہے -

فرانسیسیوں نے اعلان کیا ہے کہ برانکوف پر قبضہ کر کے انہوں نے ۴۰۰ ۳ قیدی گرفتار کئے ہیں - نیز ذخائر - رائفلوں کی عظیم مقدار اور ڈیڑھ لاکھ کارتوس ان کے ہاتھ آئے ہیں -

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ نیو ول پر فرانسیسی فوج نے سنگینوں اور دستی بموں سے حملہ کیا -

پیدل سپاہ کے حملوں سے پیشتر فرانسیسی توپ خانہ نے ۳ لاکھ گولے پھینکے طرفین کا سخت نقصان ہوا -

شاہ بلجیم ان کی ملکہ اور ولیعہد نے ۱۴ جون کو ہندوستانی رسالہ کے کیمپ کا معائنہ کیا -

وزیر اعظم انگلستان نے دار العوام میں جنگی اخراجات کے لئے ۲ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ کی منظوری کا سوال پیش کیا -

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ سلطان المعظم مرض زکام میں مبتلا ہونے کے باعث رسم سلاملق میں شامل نہیں ہوئے -

شاہ یونان کی حالت اب خطرہ سے نکل گئی ہے مگر صحت یابی کے لئے ابھی بہت عرصہ درکار ہے

فرانسیسی فوج گولوں کے ٹکڑوں یا اتفاقی گولیوں سے بچنے کے لئے ہلکو فولادی خود بہم پہنچا رہے ہیں -

حضور وائسرائے ہند کی میعاد عہدہ نومبر میں ختم ہونے والی تھی لیکن اب یہ میعاد اخیر مارچ تک بڑھا دی گئی ہے -

صاحب وزیر ہند نے پنجاب چیفکورٹ کو ہائی کورٹ میں تبدیل کرنے سے انکار کر دیا -

گزشتہ ہفتہ امرتسر کے قریب نہر کے ریلوے پل کے محافظ سپاہیوں پر جو ڈاکہ پڑا تھا اور جس میں ڈاکو سپاہیوں کو قتل اور زخمی کر کے ان کی بندوقیں اور کارتوس لے گئے تھے ان میں سے کئی ڈاکو گرفتار ہو گئے ہیں اور باقیوں کا تعاقب جاری ہے

قبول اسلام - ایک شخص مسمی متول ولد دیگا داس قوم کھتری ٹمنڈن عمر تقریباً ۲۳-۲۴ سال نے برضا و رغبت ۱۱ جون ۱۵ء کو بدست مولوی محمد امانت اللہ صاحب اسلام قبول کیا - اسلامی نام عبد الرحمن رکھا گیا - (منشی عبد الرحیم خان)

AsliAhleSunnet.com

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتی ہے - ضعف دل اور درد جگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں عصر

روغن ضماد - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں عہ

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر عہ

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے - عصر

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے - اسمیں خاص صفت یہ ہے - کہ خارش کہیں ہو - صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے - فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے - رسومات شادی - غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے - نیز بعض بیماریوں کے نسخے اور مسنون ادعیہ کی طلب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں - پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کارآمد مفید کتاب ۱۰ر

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشتہار کتب

آج کل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں اور اخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایتاً نصف قیمت پر بھیجی جاویں گی

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
قیام اللیل قیام رمضان وتر	عربی	۱۲ر	۶ر
امام محمد بن نصر مروزی			
ہدیۃ الاخوان بیان ادعیہ	مترجم اردو	۲ر	۱ر
یدعو بیانانی القرآن حزب اعظم			
نصف تقطیع	"	۵ر	۲/۱ر
باعراب			
تیسیر القاری شرح بخاری جلد	فارسی	سے	۱ر
ہفتم مع شیخ الاسلام			
جلد ششم	"	سے	۲ر
سوانح غزنویہ		۲ر	۵/۱ر
قصیدہ محمدیہ اشعار عربیہ	مترجم اردو	۳ر	۱ر
شرح خمسین ابن رجب حنبلی	عربی	عار	۶ر
تنبیہ الغافلین حسب مطابق رسالہ اردو	اردو	دو آنے	دو پائی
سوانح العمری محمد جعفر تھانیسری		عار	۶ر

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

تحفہ آریہ سماج

معروف بہ

آریہ سماج کی پول

یہ کتاب بابو عبدالعزیز صاحب رضا بن جگہ مبارک شاہ کی تصنیف ہے - کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے - آج کل نایاب تھی مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے - وہ اسکی خوبی جانتے ہیں - جنہوں نے نہیں دیکھا - وہ یہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے - کتاب کی دو جلدیں ہیں - ہر ایک کی قیمت ۸ر

کتاب ہذا سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے رسالوں کی صورت میں الگ الگ بھی کئے ہیں - جن کے نام معہ قیمت یہ ہیں -

(۱) تردید نعامت (؟) مادہ و صحیح - قیمت ۱ر

(۲) وید کس پر نازل ہوئے ۲ر (۳) وید پڑھنا کیسا جھگڑا یعنی آریوں کی غلط تفسیریں ۱ر

(۴) شادی کا بیان اور اس میں آریہ سماج کی غلط اصول ۲ر (۵) مسئلہ نیوگ ۱ر (۶) ذات پات یعنی آریوں کی قوموں پر مسٹر کمشنری وغیرہ کا بیان کہ وہ ابتدا پیدائش کی رو سے کیسے ہے ۳ر

(۷) آریہ سماج کے مباحث سے دلچسپی رکھنے والے کے معلومات کا ذخیرہ ہے - لکھائی چھپائی عمدہ

تقابل ثلاثہ } توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول ۸ر

اجتہاد و تقلید - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳ر

القرآن العظیم } قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱ر

الہام - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی (اہل القرآن) کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کافی جواب ۲ر

فتوحات اہلحدیث - جو قادیان - امرتسر - پنجاب - اودھ - بنگال - اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کا تذکرہ دیکھنے کے قابل ہے قیمت ۴ر

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶ر

ملنے کا پتہ

مینیجر اہلحدیث امرتسر

(۱۴۶)

مومیائی

۳۶/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سِل ودق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو - ان کیلئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کر لیتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے بچے - جوان کیلئے یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آنہ آدھ پاؤ ۲ روپیہ ۸ آنہ ایک پاؤ ۵ روپیہ اور ۱۰ روپیہ مع محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب محمد بشیر صاحب مقام رچھا رود ضلع بانس بریلی سے رقمطراز ہیں ہم نے پہلے آپ کے ہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی - وہ استعمال کی گئی - بہت مفید ثابت ہوئی - لہذا براہ مہربانی اب ایک چھٹانک مومیائی بہت جلد مرحمت فرمائیے (۲۳ مئی ۱۵ء)

جناب عبد اللہ صاحب کانپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایکمرتبہ میں نے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی تو مجھکو بہت فائدہ ہوا - لہذا براہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی روانہ کر دیجئے (۱۷ مئی ۱۵ء)

ابو المسعود مولوی محمود صاحب دہلی سے تحریر کرتے ہیں کہ اس کے قبل چند احباب کے نام جناب کی مومیائی بنارس میں منگا چکا ہوں - بہت سے امراض میں یہ از حد مفید ہے - اور مفید ثابت ہوئی ہے - ایک چھٹانک بنام مولوی محمد عبید اللہ صاحب دہلی بھجوا دیجئے (۱۷ مئی ۱۵ء)

ملنے کا پتہ - پروپرائٹر وی سید طٰسین الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفید کتابیں

۱۰/۵۲

حمائل شریف مترجم جیبی - حمائل شریف ترجمہ والی کا نوٹ کی تقطیع کے برابر ہے - اور حنا شدہ - لکھائی - چھپائی عمدہ - جلد چرمی خوشنما - سفر اور حضر دونوں میں کارآمد - رعایت میں ایک سال تک صرف ۸ آنہ مع محصول

اسرار الحاذقین - یہ کتاب علم طب میں اپنی قسم کی ایک ہی ہے - جو جو نسخہ جات اطبا و حاذقین قدیم و حال کے اعلے درجہ کے ثابت ہوئے ہیں اور جن کا استعمال ہر مرض کے زائل کرنے میں تیر بہدف پایا گیا ہے - انہی کو مصنف نے درج کیا ہے - اصلی ۸ آنہ رعایتی ۶ آنہ

فیض عام ملقب بہ شفاء الاسقام - اس کتاب میں علاوہ مصنف نے قوانین علاج اطباء حاذق ایسے بیاض سے لکھے ہیں کہ آج تک کسی نے نہیں لکھے علاوہ اس کے اس کتاب میں یہ خوبی ہے کہ جو نسخے دیے ہیں سب مصنف کے اپنے تجربہ شدہ ہیں - کوئی نسخہ سنا یا نہیں یہ نسخے ایسے عجیب ہیں کہ جنکو طبیب لوگ قیمتی زیور کیطرح اپنی باکٹ بکوں میں مخفی رکھا کرتے تھے اور سوائے اپنی اولاد کے کسی کو بتانا گوارا نہ کرتے تھے - اصلی ۱ روپیہ رعایتی ۱۲ آنہ

تحقیقات جدیدہ در امراض شدیدہ - یہ کتاب ایک مستند اور مشہور ڈاکٹر کی تصنیف ہے جس نے اپنی خدا داد ذہانت اور دیرینہ تجربہ کی بنا پر مصدی امراض مثلاً پلیگ - ہیضہ - سل وغیرہ کے متعلق قدیم و جدید تحقیقات ان کے اسباب و علامات اور علاج کا مفصل ذکر کیا ہے - اس کتاب کا تمام ڈاکٹروں اور حکیموں کو مطالعہ از بس مفید کارآمد ہے - اصلی قیمت ۸ آنہ رعایتی ۶ آنہ

ضروری انگریزی الفاظ - اس کتاب میں وہ الفاظ جو اخباروں اور کچہریوں - کونسلوں - مدرسوں - میونسپلٹیوں - دفتروں وغیرہ میں بولے اور استعمال کیے جاتے ہیں - مع معانی و مطالب کے درج ہیں ۴ آنہ

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر - ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹر کی تصنیف حضور بیگم صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی معرفت ۱۳ میں عورتوں اور بچوں کے جملہ امراض و اسباب و علامات اور انکا علاج مفید ہدایات وغیرہ درج ہیں اصلی ۱۰ آنہ رعایتی ۸ آنہ

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

باہتمام ہدیٰ پرنٹنگ ورکس واقع ... ٹھاکر سنگھ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک سفر امرتسر سے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com